

توہین قرآن کے داخلی واقعات: جرم کی نوعیت اور سدباب

Blasphemy of the Quran on Social Media: Nature of Crime, Punishment, and Prevention

☆**Saima Yasmeen:** Lecturer of Islamic Studies, Govt Associate College for Women Satiana Banglow Faisalabad, MPhil Scholar, The University of Faisalabad.

☆☆**Riaz Ahmad:** MPhil Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab.

☆☆☆**Sadia Anjum:** MPhil Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab.

Abstract

This paper explores incidents of Quran desecration within Pakistan, particularly focusing on cases involving social media. The crime's nature, associated punishments, and measures for prevention are critically examined. An incident in Rawalpindi involved individuals accused of creating a WhatsApp group named "Frija 99920" linked to blasphemous groups, sharing offensive content about the Quran and religion. After thorough investigation, including WhatsApp forensics, the accused were sentenced. Islamic jurisprudence is clear on the severity of such acts. As stated by Imam Nawawi and Imam Ibn Taymiyyah, anyone who disrespects the Quran in any form is considered a disbeliever and subject to severe punishment, though only the government has the authority to enforce it. This paper also highlights a recent incident in Phoolnagar, District Kasur, where a Christian youth was arrested for blasphemy on social media. Despite the sensitivity of blasphemy in Pakistan and the historical instances of mob violence, these recent cases have not led to significant unrest. Human rights organizations and liberal circles continue to demand amendments to the blasphemy laws due to their misuse for personal vendettas. However, due to the influence of religious circles, progress has been slow. Government officials claim to be taking steps to prevent misuse. This paper aims to provide a comprehensive understanding of the legal, social, and religious implications of blasphemy against the Quran and to suggest potential measures for preventing such incidents and ensuring justice.

Keywords: Blasphemy, Quran desecration, social media, punishment, prevention

تعارف

توہین قرآن کے داخلی واقعات ایک حساس اور اہم مسئلہ ہیں، خاص طور پر سوشل میڈیا پر ہونے والی توہین آمیز حرکات۔ راولپنڈی میں پیش آنے والے ایک واقعہ میں ملزمان پر الزام تھا کہ انہوں نے "فریجا 99920" کے نام سے واٹس ایپ گروپ بنایا اور اسے توہین قرآن گروپوں سے جوڑ کر قابل اعتراض مواد شیئر کیا۔ تحقیقات کے بعد ملزمان کو سزا دی گئی۔ شرعی حکم کے مطابق، امام نبوی اور امام ابن تیمیہ جیسے علما کے فتاویٰ اس بات پر متفق ہیں کہ قرآن کی تحقیر کرنے والا کافر ہے اور اس کی سزا حکومت کی جانب سے مقرر کی جاتی ہے۔ اسی طرح ضلع قصور کے علاقے پھول نگر میں ایک مسیحی نوجوان کو بھی توہین مذہب کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ ان واقعات کے باوجود، متعلقہ علاقوں میں امن و امان کی صورت حال خراب نہیں ہوئی۔ پاکستان میں توہین مذہب کے قوانین کے غلط استعمال پر انسانی حقوق کی تنظیمیں اور لبرل حلقے طویل عرصے سے ترمیم کا مطالبہ کر رہے ہیں، مگر مذہبی حلقوں کے اثر و رسوخ کی وجہ سے کوئی حکومت اب تک پیش رفت نہیں کر سکی۔

سوشل میڈیا پر قرآن کی توہین، جرم کی نوعیت، سزا اور سدباب

راولپنڈی میں ایک واقعہ پیش آیا۔ جس میں ملزمان پر "فریجا 99920" کے نام سے واٹس ایپ گروپ بنانے اور اس گروپ کو توہین قرآن گروپوں سے جوڑنے اور توہین قرآن اور توہین مذہب پر مبنی قابل اعتراض مواد شیئر کرنے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ مقدمہ کے اندراج کے بعد بلاسفیمی یونٹ کے انچارج ڈپٹی ڈائریکٹر سلیمان اعوان کی سربراہی میں خصوصی ٹیم نے پورے معاملے کی مکمل تحقیقات اور واٹس ایپ فرائزک سمیت مختلف پہلوؤں سے تحقیقات کے بعد ملزمان کو سزا سنائی۔

جرم کی نوعیت

قرآن مجید کی صریح بے حرمتی کا ارتکاب کیا گیا۔

مندرجہ بالا واقعہ پر عدالتی فیصلہ

ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج راولپنڈی احسن محمود ملک نے توہین مذہب کیس میں 4 ملزمان کو سزائے موت سنائی۔ عدالت نے چاروں ملزمان کو عمر قید اور ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزا سناتے ہوئے مجموعی طور پر 28 سال قید کی سزا سنائی۔ 12 ستمبر کو فیڈرل انویسٹی گیشن ایجنسی (ایف آئی اے) سائبر کرائم سرکل نے راولپنڈی کے رہائشی عمر نواز کی درخواست پر پاکستان پیپلز کوڈ کی دفعہ 295 سی، 295 بی، 295 اے، 109 اور 34 اور پریوینشن آف الیکٹرانک کرائم ایکٹ 2016 کی دفعہ 11 کے تحت مقدمہ نمبر 89 درج کیا تھا۔

مقدمے کی سماعت مکمل ہونے پر عدالت نے 23 سالہ فیضان رزاق، 27 سالہ محمد رضوان، 24 سالہ وزیر گل اور 27 سالہ محمد امین رئیس کو سزائے موت اور ایک ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی۔ جرمانے کی عدم ادائیگی پر چاروں مجرموں کو مزید چھ ماہ قید کی سزا کاٹنی پڑے گی۔ عدالت نے چاروں مجرموں کو 295 بی کی بنیاد پر عمر قید اور الیکٹرانک کرائم کی روک تھام کے قانون کی دفعہ 11 کے تحت جرم ثابت ہونے پر سات سال قید بامشقت کی سزا سنائی۔ عدالت نے پانچویں شریک ملزم 24 سالہ عثمان لیاقت کو پریوینشن آف الیکٹرانک کرائم ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت سات سال قید بامشقت اور ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی۔¹

مندرجہ بالا واقعہ کے متعلق شرعی حکم

امام نبوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

أَجْمَعُوا عَلَى أَنْ مَنْ اسْتَحَفَّ بِالْقُرْآنِ، أَوْ بِشَيْءٍ مِنْهُ، أَوْ بِالْمُصْحَفِ، أَوْ أَلْقَاهُ فِي قَاذُورَةٍ كُفْرٌ.²

ان کا اجماع ہے کہ جو شخص قرآن، یا اس کے کسی حصے یا قرآن کی تحقیر کرے، یا اسے گندگی میں ڈالے کفر ہے

3 دسمبر 2023ء 1731686/05-Sep-2023 <https://www.nawaiwaqt.com.pk>

2 أبوزکریا میمنی الدین یحییٰ بن شرف النووی (التونی: 676ھ) الناشر: دار الفکر، بیروت: ص 102

امام ابن تیمیہ کا قول

قَدْ اتَّفَقَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَنَّ مَنْ اسْتَخَفَّ بِالْمَصْحَفِ؛ مِثْلَ أَنْ يُلْقِيَهُ فِي الْحَشِّ، أَوْ يَرْكُضَهُ بِرِجْلِهِ إِهَانَةً لَهُ، أَنَّهُ كَافِرٌ مُبَاحُ الدَّمِ¹

مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو شخص قرآن کی توہین کرتا ہے۔ جیسے کہ اسے گھاس میں پھینکا، یا اس کی توہین کے طور پر اسے اپنے پاؤں سے روندنا، یعنی وہ کافر ہے جس کا خون جائز ہے۔

ایسے میں سزا دینے کا اختیار صرف اس وقت کی حکومت کے پاس ہے، کوئی بھی اسے رضاکارانہ طور پر سزا نہیں دے سکتا۔ اس ہفتے کے اوائل میں ضلع قصور کے علاقے پھول نگر میں بھی پولیس نے ایک مسیحی نوجوان کو توہین مذہب کے الزام میں گرفتار کیا تھا۔ نوجوان پر الزام تھا کہ اس نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ فیس بک پر مذہبی توہین آمیز تصویر کو لائیک کر کے اسے اپنے موبائل فون میں محفوظ کیا تھا۔ واضح رہے کہ توہین قرآن کے ان دو مبینہ واقعات پر متعلقہ علاقوں میں امن و امان کی صورتحال ماضی کے مقابلے میں خراب نہیں ہوئی اور نہ ہی ملزمان کو مظاہرین کی جانب سے بدترین تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

پاکستان میں توہین مذہب ایک حساس مسئلہ ہے اور ایسے واقعات بھی سامنے آئے ہیں جن میں مذہب یا مقدس ہستیوں کی توہین کرنے والے مبینہ ملزمان کو مشتعل ہجوم کی جانب سے مہلک تشدد کا نشانہ بنایا گیا ہے جبکہ کچھ واقعات میں ایسے مشتبہ افراد کو قانون کی تحویل میں رہتے ہوئے ہلاک کیا گیا ہے۔ مقامی اور بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیمیں اور لبرل حلقے طویل عرصے سے توہین مذہب کے قانون میں اس بنیاد پر ترمیم کا مطالبہ کرتے رہے ہیں کہ بہت سے معاملات میں لوگ ذاتی دشمنی کی وجہ سے اس کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ تاہم بظاہر مذہبی حلقوں کے اثر و رسوخ کی وجہ سے اب تک کوئی بھی حکومت اس حوالے سے پیش رفت نہیں کر سکی ہے۔ لیکن سرکاری حکام کا کہنا ہے کہ قانون کے غلط استعمال کو روکنے کے لیے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔²

قرآن کو توہین کی غرض سے جلانے کے واقعات جرم کی نوعیت، سزا اور سدباب

(1) فیصل آباد کے علاقے تاندلیانوالہ میں مشتعل ہجوم نے قرآن پاک کے صفحات کو مبینہ طور پر جلانے پر ایک شخص پر حملہ کر کے اسے زخمی کر دیا تاہم پنجاب پولیس نے ملزم کو بازیاب کروا کر نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا۔ اس معاملے پر بات کرتے ہوئے انسپکٹر جنرل آف پنجاب پولیس (آئی جی پی) نے ڈان کو بتایا تھا کہ پولیس پہلے سے ہی الرٹ ہے جس نے ملزم کو ہجوم سے بچا کر نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا ہے۔ اس شخص کے اہل خانہ کو بھی سیکورٹی وجوہات کی بنا پر دوسرے علاقے میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ آئی جی پی نے کہا کہ ضلعی پولیس کے افسران علاقے میں امن و امان کو یقینی بنانے کے لئے تمام مکاتب فکر کے علماء سے ملنے کی کوشش کر رہے ہیں۔³

1 مجموع الفتاویٰ "شیخ الاسلام تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحليم بن تيمية"، ص 8/425

2 <https://www.urduvoa.com/a/a-man-arrested-for-alleged-blasphemy-in-pakistan/3522190.html> 3 دسمبر 2023

3 <https://www.dawnnews.tv/news/1177430>

صوبہ سندھ کے ضلع گھوٹکی میں توہین قرآن کا واقعہ جرم کی نوعیت اور سزا

بدین: صوبہ سندھ کے ضلع گھوٹکی میں ایک ہندو شخص کو مسجد میں داخل ہونے اور قرآن پاک کی ایک کاپی جلانے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یہ واقعہ گھوٹکی کے علاقے ڈہر کی کے گاؤں محراب سمیجو کی مقامی مسجد میں پیش آیا جس کے بعد ضلع بھر میں حالات کشیدہ ہو گئے اور لوگوں نے احتجاج کیا اور ضلع بھر میں کاروبار مکمل طور پر بند کر دیا۔ ضلع بھر میں شدید عوامی احتجاج اور امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال کے بعد پولیس نے ملزم کو گرفتار کر لیا۔ اس خبر کے سامنے آنے کے بعد گھوٹکی کے علاقے میرپور ماتھیلو اور ڈہر کی سمیت دیگر علاقوں سے لوگ سڑکوں پر نکل آئے اور قومی شاہراہ کو چھ گھنٹے تک بلاک کرتے ہوئے ملزم کی گرفتاری، اس کے خلاف مقدمہ درج کرنے اور ملزم کو سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا۔

مظاہرین نے الزام عائد کیا کہ ملزمان مسجد میں داخل ہوئے اور قرآن کو آگ لگا دی اور بعد میں فرار ہو گئے۔ کشیدگی میں ممکنہ اضافے کے پیش نظر ضلعی انتظامیہ نے امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال پر قابو پانے کے لیے ریجنل فورسز کو طلب کر لیا ہے۔ ایک پولیس عہدیدار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر Dawn.com کو بتایا کہ پولیس اور لیویز اہلکار صورتحال پر قابو پانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ حکام کے ساتھ مکمل رابطے میں ہیں اور حکام نے میڈیا کو ہدایت کی ہے کہ وہ واقعے کے بارے میں کوئی تفصیلات دینے سے گریز کریں تاکہ علاقے میں صورتحال مزید خراب نہ ہو۔ ایس ایس پی مقصود بنگلش سے رابطہ کیا گیا لیکن وہ دستیاب نہ ہو سکے۔ ملزم کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295 بی کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔¹

علی پور چٹھہ میں توہین قرآن کا واقعہ جرم کی نوعیت اور سزا

پاکستان کے صوبہ پنجاب کی تحصیل وزیر آباد کے علاقے علی پور چٹھہ میں ایک 18 سالہ مسیحی نوجوان کو توہین مذہب کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق مسیحی نوجوان دربار بابا سائڈے شاہ میں داخل ہوا اور قرآن پاک کی بے حرمتی کی اور اسے آگ لگا دی۔ تفصیلات کے مطابق علی پور چٹھہ کے مضافات میں ہیڈ چھناون کینال کے قریب دربار بابا سائڈے شاہ میں داخل ہونے کے بعد شیدہ مسیح نے قرآن پاک کی آیات کی بے حرمتی کی اور اسے نذر آتش کر دیا۔ جس کے بعد اسے موقع پر ہی گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس رپورٹس کے مطابق تحریک لبیک یار رسول اللہ جاکے چٹھہ کے کارکنوں نے مین بازار میں احتجاج کیا۔ صورتحال کو بگڑنے سے روکنے کے لئے علاقے کی پولیس نے شیدہ مسیح کو گرفتار کر کے مقدمہ درج کر لیا۔ پولیس کے مطابق مظاہرین خود مسیحی نوجوان کو سزا دینا چاہتے تھے لیکن وہ اسے تھانے لے آئے جہاں اس نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا ہے۔ شیدہ مسیح کے والد کے مطابق ان کا بیٹا اسلام سمیت کسی بھی مذہب کی توہین نہیں کر سکتا۔ وہ دربار کے آس پاس سے کچرا اور پلاسٹک کی خالی بوتلیں جمع کرتا تھا۔ انہیں جان بوجھ کر اس الزام میں پھنسا جا رہا ہے۔ پولیس نے 12 اگست کو توہین مذہب کا مقدمہ درج کیا تھا۔²

3 دسمبر 2023ء 1040962 news/ www.dawnnews.tv/

2https://www.urduvoa.com/a/pakistan-blasphemy/3994476.html

حیدرآباد میں توہین قرآن کا واقعہ جرم کی نوعیت اور سزا

حیدرآباد میں قرآن پاک کی مبینہ بے حرمتی کے بعد شہر کے مختلف علاقوں میں شدید کشیدگی پیدا ہو گئی اور ہنگامہ آرائی کے پیش نظر قانون نافذ کرنے والے اداروں نے آنسو گیس کے گولے داغے اور ہوائی فائرنگ کی۔

ڈان اخبار میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق اتوار کو احتجاج کے دوران ایک پولیس اہلکار کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور ایک پولیس موٹار کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔

مشتعل ہجوم نے کاروباری مرکز کی کھڑکیوں کے شیشے توڑ دیے اور اس شخص کو پکڑنے کے لیے داخل ہوئے جس نے اس پر قرآن پاک کی بے حرمتی کا الزام لگایا تھا۔ بلال ولد بندو خان عباسی کی مدعیت میں پاکستان پیٹل کوڈ کی دفعہ 295 بی اور 34 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ شکایت کنندہ نے دعویٰ کیا کہ انہیں معلوم ہوا تھا کہ ربیع پلازہ میں کسی نے قرآن پاک کی بے حرمتی کی ہے، جب وہ معاملہ جانے پلازہ کے اندر گئے تو انہیں معلوم ہوا کہ کسی نے قرآن پاک کو نذر آتش کیا ہے، کچھ دیر بعد 8 سے 10 افراد پلازہ میں داخل ہوئے۔ بلال نے دعویٰ کیا کہ مولانا امین زکریا نے انہیں لفٹ کے قریب جلی ہوئی مقدس آیات دکھائیں، انہوں نے ایک سینیٹری ورکر سے پوچھا کہ کیا وہ قرآن پاک کی بے حرمتی کرنے والے شخص کو پہچان سکتے ہیں لیکن جواب دینے کے بجائے وہ شخص خاموش رہا۔ بلال نے بتایا کہ اس نے سینیٹری ورکر کو پکڑ لیا اور سینیٹری ورکر کو پولیس کے حوالے کر دیا، جس میں کچھ جملے ہوئے مقدس اور کس بھی شامل تھے۔ صورتحال نے اس وقت سنگین رخ اختیار کیا جب قرآن پاک کی بے حرمتی کی خبر جنگل میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور شہر کے تمام کاروباری اور تجارتی مراکز کو فوری طور پر بند کر دیا گیا جبکہ مشتعل نوجوان پلازہ کے باہر جمع ہو گئے۔

جب ہجوم نے منتشر ہونے سے انکار کیا تو پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لیے آنسو گیس کا استعمال کیا تاہم چند منٹ بعد مظاہرین پلازہ کے باہر دوبارہ جمع ہونا شروع ہو گئے۔ چھ سے سات مظاہرین نے کھڑکیوں کے شیشے توڑ دیے اور سیڑھیوں کا استعمال کرتے ہوئے میزائین فلور پر واقع دفتر کے ذریعے پلازہ میں داخل ہوئے۔¹

توہین قرآن کے ایسے الزامی واقعات جن میں ملزم کو جرم ثابت ہونے سے قبل قتل کر دیا گیا، سدباب

(1) 11 فروری کو وارث علی نے واربرٹن میں قرآن پاک کی توہین کی تھی جس پر پولیس نے ملزم کو حراست میں لے کر واربرٹن تھانے لایا تھا۔ چنانچہ شہریوں کی بڑی تعداد نے تھانے پر حملہ کیا اور توڑ پھوڑ کی اور ملزم وارث علی کو تھانے سے باہر نکال کر تشدد کا نشانہ بنا کر قتل کر دیا۔

(2) پنجاب کے ضلع شیخوپورہ کے قصبے ملی میں پولیس نے مداخلت کی اور مذہبی جوڑے کو لوگوں کے تشدد سے بچایا۔ رپورٹس کے مطابق اس جوڑے کو ایک اشتہاری شیٹ ملی تھی جس میں تعلیم سے متعلق کچھ پیغامات تھے اور انہوں نے اس اشتہاری شیٹ کو بچھو

کے طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا تھا۔ بین فلیکس شیٹ میں مبینہ طور پر قرآن کی آیات کا ترجمہ تھا اور اس کی بنیاد پر گاؤں کے ایک حجام اور دو مذہبی شخصیات نے عیسائی جوڑے پر توہین مذہب کا الزام لگایا تھا۔ پولیس کے مطابق گاؤں کے مشتعل افراد نے مسیحی جوڑے کو زبردستی گھر سے باہر نکال کر تشدد کا نشانہ بنانا شروع کر دیا جس پر پولیس نے بروقت مداخلت کرتے ہوئے مسیحی جوڑے کو ہجوم سے نکال کر لاہور میں مسیحی عمائدین کے حوالے کر دیا۔ پولیس کے مطابق گاؤں کی دو مذہبی شخصیات کو گرفتار کیا گیا ہے۔

مندرجہ بالا واقعہ پر عدالتی فیصلہ

دوسری جانب پاکستان میں انسداد دہشت گردی کے ایک عدالت نے 'نفرت انگیز' تقاریر پر ایک امام مسجد کو 10 سال قید کی سزا سنائی ہے۔ بہاولپور کی انسداد دہشت گردی کی عدالت نے یہ سزا سنائی۔ ایک مقامی عہدیدار نے وائس آف امریکہ کو تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ تحصیل حاصل پور کے گاؤں قائم پور میں مولانا عبد الغنی کو منافرت پر مبنی تقریر کرنے پر یہ سزا سنائی گئی۔ پولیس کے مطابق مولانا عبد الغنی کے خلاف یہ مقدمہ رواں سال 16 جنوری کو دائر کیا گیا تھا۔¹

مندرجہ بالا واقعہ کے متعلق شرعی حکم

اس واقعے میں توہین کرنے والا عیسائی ہے اور وہ قرآن اور اس کی آیات سے ناواقف ہے، تیسرا وہ جان بوجھ کر اس کام میں ملوث نہیں ہے اور اس ملک میں ذمی کی حیثیت سے زندگی گزار رہا ہے تو اس صورت میں شرعی حکم اس کو اسلام اور شعائر اسلام کے متعلق علم دینا ہے۔

(3) ڈان نیوز کے مطابق جی ٹی روڈ کے قریب شمال انڈسٹریل اسٹیٹ کے عقب میں واقع چپ بورڈ مینوفیکچرنگ فیکٹری میں قرآن پاک کی مبینہ بے حرمتی کی خبریں گردش کر رہی تھیں۔ قرآن پاک کی آیات کو نذر آتش کرنے کی اطلاع پر ایک فیکٹری کو آگ لگا دی گئی۔ پولیس نے واقعے میں ملوث ہونے کے شبہ میں پانچ افراد کو گرفتار کیا تھا جن میں سے چار کو بعد میں رہا کر دیا گیا تھا۔ سینئر پولیس افسر عدنان ملک نے خبر رساں ادارے اے ایف پی کو بتایا کہ فیکٹری کے سکیورٹی سربراہ قمر احمد طاہر کو قرآن پاک کی بے حرمتی کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق فیکٹری کے ایک ملازم نے بتایا کہ ملزم طاہر نے فیکٹری کے بوائے میں قرآنی آیات جلانے کی نگرانی کی اور جب اس سرگرمی کو روکا گیا تو اس نے مداخلت بھی کی۔ پولیس کے مطابق طاہر کے خلاف توہین مذہب کے قانون کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ملزم کا تعلق احمدی برادری سے ہے۔ مقامی احمدی کمیونٹی کے ترجمان سلیم الدین نے اے ایف پی کو بتایا کہ حالیہ واقعے کے سلسلے میں ان کی برادری کے تین افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔

ترجمان کا کہنا تھا کہ ان افراد کو پولیس نے مبینہ طور پر قرآن پاک کی آیات جلانے کے الزام میں گرفتار کیا تھا۔ واقعے کے بعد مساجد سے لاؤڈ اسپیکر پر اعلانات کیے گئے اور 4-5 گاؤں کے لوگ بھیڑ کی شکل میں جمع ہوئے اور انہوں نے فیکٹری اور ملحقہ فیکٹری مالک کے گھر کو بھی آگ لگا دی۔ تاہم فیکٹری مالک اور دیگر ملازمین فیکٹری چھوڑنے میں کامیاب ہو گئے۔

¹ <https://www.urduvoa.com/a/pakistan-police-arrested-clerics-over-beating-christian-couple-/2848747.html> 3 دسمبر 2023ء

ہجوم نے پولیس کے خلاف نعرے بازی بھی کی اور جی ٹی روڈ کو ٹریفک کے لیے بند کر دیا گیا۔ پولیس بھیڑ کو منتشر کرنے کے لیے موقع پر پہنچی، اس دوران پولیس اور مظاہرین کے درمیان جھڑپیں بھی ہوئیں۔

پولیس کی جانب سے ربڑ کی گولیاں اور آنسو گیس کے گولے داغے گئے جبکہ مظاہرین نے ہوائی فائرنگ بھی کی جس کے دوران تین افراد کے زخمی ہونے کی بھی اطلاعات ہیں تاہم طاقت کی کمی کے باعث پولیس صورتحال پر قابو پانے میں ناکام رہی۔ ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر (ڈی پی او) مجاہد اکبر خان موقع پر پہنچے لیکن مشتعل ہجوم سے بات چیت کرنے میں ناکام رہے۔ بعد ازاں فوج کو طلب کیا گیا اور تقریباً چھ گھنٹے بعد جی ٹی روڈ کو ٹریفک کے لیے بحال کر دیا گیا جبکہ راولپنڈی اور دیگر اضلاع سے پولیس اہلکار بھی علاقے میں تعینات کیے گئے۔ تاہم صورتحال اس وقت مزید کشیدہ ہو گئی جب مظاہرین نے جہلم کے علاقے کالا گجراں میں احمدی برادری کی ایک عبادت گاہ کو نذر آتش کر دیا اور فوج کو واپس بلا لیا۔

دریں اثنا پولیس نے مظاہرین پر آنسو گیس کا استعمال کیا جبکہ مظاہرین کی جانب سے پتھر اؤ کے بعد پولیس موقع سے پیچھے ہٹ گئی۔ مظاہرین گروہوں کی شکل میں آرہے تھے۔ جہلم کے علاقے محمود آباد میں احمدیوں کی آبادی سینکڑوں کی ہے، کشیدگی کے باعث وہاں اسکول بند کر دیے گئے ہیں۔¹

یہ واقعہ ابھی زیر سماعت ہے ابھی عدالتی فیصلہ ہونا باقی ہے۔

مندرجہ بالا واقعہ کے متعلق شرعی حکم

امام نبوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

أجمعوا على أن من استخف بالقرآن، أو بشيء منه، أو بالمصحف، أو ألقاه في قاذورة كفر.²

ان کا اجماع ہے کہ جو شخص قرآن، یا اس کے کسی حصے یا قرآن کی تحقیر کرے، یا اسے گندگی میں ڈالے کفر ہے

امام ابن تیمیہ کا قول

قد اتفق المسلمون على أن من استخف بالمصحف؛ مثل أن يلقيه في الحش، أو يركضه برجله إهانة له، أنه كافر مباح الدم³

مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو شخص قرآن کی توہین کرتا ہے۔ جیسے کہ اسے گھاس میں پھینکنا، یا اس کی توہین کے طور پر اسے اپنے پاؤں سے روندنا، یعنی وہ کافر ہے جس کا خون جائز ہے۔

اس صورت میں سزا کا اختیار صرف اور صرف حکومت وقت کے پاس ہے کوئی اپنی مرضی سے اس کی سزا نہیں دے سکتا۔

3 دسمبر 2023ء 1029586 news/ www.dawnnews.tv/ 1https://

2 أبو ذر کریم بن محمد بن یحیی بن شرف النووی (المتوفی: 676ھ) الناشر: دار الفکر، بیروت:

3 مجموع الفتاویٰ "شیخ الاسلام تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحليم بن تيمية، ص 8/ 425

(4) پاکستان کے صوبہ سرحد کے قصبے چراٹ میں مبینہ طور پر قرآن پاک کی بے حرمتی کرنے کے الزام میں 400 افراد پر مشتمل ہجوم نے ایک شخص کو گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے۔

مشتمل ہجوم نے مبینہ بے حرمتی کے الزام میں 40 سالہ عاشق نبی کا پیچھا کیا اور جب اس نے بھاگنے کی کوشش کی تو اسے گولی مار دی گئی۔

عاشق نبی پر الزام تھا کہ انہوں نے گھر پر اپنی بیوی کے ساتھ جھگڑے کے دوران قرآن پاک کی بے حرمتی کی تھی۔ ایک مقامی مذہبی رہنما نے بھی ان کی گرفتاری کا مطالبہ کرتے ہوئے ایک جلوس نکالا۔ اس سے قبل پولیس نے عاشق نبی کے گھر پر بھی چھاپہ مارا تھا لیکن وہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا۔¹

لاہور توہین قرآن کا واقعہ جرم کی نوعیت اور سزا

لاہور (ڈیلی پاکستان آن لائن) لاہور کے تھانہ نار تھ کینٹ میں قرآن پاک کی بے حرمتی کے الزام میں مسیحی جوڑے کو گرفتار کر لیا گیا۔ ہرئس پورہ کے رہائشی تیمور نے پولیس میں شکایت درج کرائی کہ وہ ریجنل ہیڈ کوارٹر کے قریب سڑک پر ایک کھانے کی دکان پر کھڑا تھا جب اس نے قریب کے ایک گھر کی چھت سے کچھ صفحات پھینکے ہوئے دیکھے اور پھر جب اس نے ان صفحات کو اٹھایا تو وہ قرآن پاک کے صفحات تھے۔ شکایت کنندہ نے دعویٰ کیا کہ وہ گھر کے قریب پہنچا اور دروازہ کھٹکھٹایا جس کے بعد ایک خاتون نے دروازہ کھولا اور پھر انہیں پتہ چلا کہ مقدس صفحات کس نے پھینکے تھے۔ شکایت کنندہ کے مطابق، خاتون نے جواب دیا کہ اس کی نابالغ بیٹیوں اور بیٹے نے صفحات پھینکے ہوں گے۔ تاہم تیمور نے گھر چیک کرنے پر اصرار کیا جس پر خاتون نے اسے گھر میں داخل ہونے کی اجازت دے دی۔ شکایت کنندہ نے بتایا کہ وہ گھر کی چھت پر گیا جہاں اسے پانی کے ٹینک کے قریب رکھے گلابی بیگ میں قرآن پاک کے مزید صفحات ملے، جس کے بعد اس نے پولیس سے رابطہ کیا، جس نے موقع پر پہنچ کر صفحات اٹھائے۔ نار تھ کینٹ پولیس نے حرم کی بے حرمتی میں مبینہ طور پر ملوث ہونے پر خاتون اور اس کے شوہر کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295 بی کے تحت توہین مذہب کا مقدمہ درج کر لیا ہے۔ ایس پی او ایس شفیق نے میڈیا کو بتایا کہ دونوں ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور اب قانونی کارروائی کا انتظار ہے۔²

مندرجہ بالا واقعہ کے متعلق شرعی حکم

قرآن کے اوراق کو جلا کر بازار میں پھینک دینا انتہائی غیر ذمہ داری والی حرکت ہے
«إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَىٰ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَا وَالنِّسْيَانِ وَمَا اسْتَكْرَهُوا عَلَيْهِ»³

”اللہ تعالیٰ نے میری خاطر میری امت کی خطا بھوک چوک اور جس پر انہیں مجبور کر دیا گیا ہو سے درگزر کر رکھا ہے۔“

<https://www.urduvoa.com/a/pakistan-police-arrested-clerics-over-beating-christian-1>

[couple-2848747.html3](https://www.couple-2848747.html3) دسمبر 2023ء

5 نومبر 2023ء <https://www.dawnnews.tv/news/1195980>

³ سنن ابن ماجہ، الطلاق، باب طلاق المکرہ والناس، حدیث: 2043۔

مندرجہ بالا واقعہ پر عدالتی فیصلہ

لاہور کی انسداد دہشت گردی عدالت (اے ٹی سی) نے وارنٹ میں ملزمان کے قتل کے مقدمے کی باقاعدہ سماعت شروع کر دی۔ عدالت نے 53 ملزمان کو 24 اگست کو پیش ہونے کا حکم دیا ہے۔ جبکہ پولیس کو حکم دیا گیا ہے کہ باقی تمام ملزمان کا چالان مکمل کر کے یکم ستمبر کو پیش کیا جائے۔

17 نامزد اور 800 نامعلوم ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس نے 100 سے زائد مشتبہ افراد کو گرفتار کیا۔ جن میں سے تقریباً 50 ملزمین کو ضمانت مل گئی۔ بے گناہ ملزمان سمیت درجنوں ملزمان چھ ماہ سے کوٹ لکھپت جیل میں بند ہیں۔ سات ملزمین نے ضمانت کی درخواست کی۔ انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت نے 21 اگست کو فیضان ولد گلزار کی ضمانت منظور کر لی تھی۔¹

مندرجہ بالا واقعہ کے متعلق شرعی حکم

عن عبد الله، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لا يحل دم امرئ مسلم، يشهد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله، إلا بإحدى ثلاث: النفس بالنفس، والثيب الزاني، والمارق من الدين التارك للجماعة."²

ترجمہ: "کسی مسلمان کا جو اللہ کی ایک ہونے کی اور میرے رسول ہونے کی شہادت دیتا ہو، خون بہانا حلال نہیں مگر تین حالتوں میں، ایک یہ کہ اس نے کسی کو قتل کر دیا ہو، دوسرا شادی شدہ ہو کر زنا کیا ہو، تیسرا دین اسلام کو چھوڑ دینے والا، جماعت سے علیحدہ ہونے والا۔"

فرمان باری تعالیٰ

وَمَنْ يَثْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعْنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا۔

ترجمہ: اور جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے، اس میں ہمیشہ رہنے والا ہے اور اللہ اس پر غصے ہو گیا اور اس نے اس پر لعنت کی اور اس کے لیے بہت بڑا عذاب تیار کیا ہے۔

تربت میں توہین قرآن کا واقعہ جرم کی نوعیت اور سزا

ضلع کچی کے علاقے تربت میں نامعلوم افراد نے لیگنوج سینٹر سے منسلک ایک استاد کو توہین مذہب کے الزام میں گولی مار کر قتل کر دیا۔³

¹ <https://www.nawaiwaqt.com.pk/19-Aug-2023/1726938> 5 نومبر 2023ء

² صحیح البخاری، کتاب الدیات، ط: دار طوق النجاة، 9/5

³ <https://www.dawnnews.tv/news/1209840> 5 نومبر 2023ء

ننکانہ صاحب میں توہین قرآن کا واقعہ جرم کی نوعیت اور سزا

پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ضلع ننکانہ صاحب کو مشتعل ہجوم نے مبینہ طور پر پیٹ پیٹ کر ہلاک کر دیا اور مبینہ طور پر اسے تھانے سے باہر گھسیٹ کر قتل کر دیا۔ وزیر اعظم شہباز شریف نے واقعے کا نوٹس لیتے ہوئے رپورٹ طلب کر لی ہے جبکہ آئی جی پنجاب نے دو سینئر پولیس افسران کو معطل کر دیا ہے۔

ننکانہ صاحب کے تھانہ وار برٹن میں ہفتہ کے روز پیش آنے والے واقعے میں مشتعل ہجوم نے ایس ایچ او اور دیگر پولیس اہلکاروں کی موجودگی میں تھانے پر حملہ کر دیا۔

سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی ویڈیوز میں دیکھا جاسکتا ہے کہ مشتعل ہجوم زبردستی تھانے کا مین گیٹ کھول کر اندر داخل ہوتا ہے۔ دریں اثنا ایس ایچ او اور دیگر ملازمین جان بچا کر تھانے سے فرار ہو جاتے ہیں۔

آئی جی پنجاب ڈاکٹر عثمان انور نے واقعے کی اطلاع ملنے پر ڈی ایس پی ننکانہ سرکل نواز ورک، ایس ایچ او وار برٹن فیروز بھٹی کو معطل کرتے ہوئے متعلقہ حکام کو انکوائری رپورٹ پیش کرنے کا حکم دیا ہے۔

آئی جی پنجاب نے ننکانہ میں شہریوں کی جانب سے قرآن پاک کی بے حرمتی پر شہری کے قتل کا نوٹس لے لیا۔ سینئر افسران کو موقع پر پہنچ کر انکوائری رپورٹ پیش کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ واقعے کے ذمہ داروں کے خلاف سخت محکمانہ اور قانونی کارروائی کی جائے گی جبکہ غفلت اور غفلت برتنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ پولیس کے مطابق یہ واقعہ ہفتہ کے روز اس وقت پیش آیا جب مقامی لوگوں کو قرآن کی کچھ آیات ملیں جن میں ایک خاتون اور کچھ لوگوں کی تصاویر تھیں۔ ان آیات کو مبینہ طور پر قرآن سے الگ رکھا گیا تھا اور ان کے ساتھ ایک چاقو بھی موجود تھا۔

ننکانہ صاحب پولیس کے ترجمان وقاص احمد نے وائس آف امریکہ کو بتایا کہ وارث نامی ملزم کو پولیس نے توہین مذہب کی اطلاع ملنے پر گرفتار کیا اور پھر تھانے منتقل کر دیا۔ ملزم وار برٹن کے علاقے سندھرانا ٹاؤن کا رہائشی ہے۔

وقاص احمد کا کہنا تھا کہ جب پولیس نے ملزم کو گرفتار کیا تو علاقہ مکینوں کی بڑی تعداد تھانے میں گھس گئی اور توڑ پھوڑ شروع کر دی اور ملزم کو پولیس سے چھین کر پیٹنا شروع کر دیا۔ اس دوران انہوں نے اسے جلانے کی کوشش کی لیکن ملزم پہلے ہی مر چکا تھا۔

وقاص احمد کے مطابق ملزم پر الزام ہے کہ اس نے اپنی سابقہ اہلیہ اور رشتہ داروں کی تصاویر قرآن کے اوپر رکھ کر کچھ لکھا۔

وقاص کے مطابق کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ ملزم مقدس چادر پر تصاویر اور چاقو رکھ کر جادو ٹونہ کرتا تھا۔¹

صوبہ خیبر پختونخوا کے شہر ایبٹ آباد میں ایک قیدی کی جانب سے قرآن پاک کی مبینہ بے حرمتی پر لوگوں میں غم و غصے کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ تاہم حکام کا کہنا ہے کہ ہفتے کے واقعے کے بعد شہر میں حالات معمول پر آگئے ہیں۔

ایبٹ آباد کے ضلعی پولیس افسر ظہور بابر آفریدی نے وائس آف امریکہ کو بتایا کہ عمران، جو پہلے ہی توہین مذہب کے الزام میں جیل میں تھا، نے مبینہ طور پر قرآن پاک کی بے حرمتی کی تھی، جس سے دیگر قیدی مشتعل ہو گئے تھے۔

<https://www.urduvoa.com/a/mob-lynches-man-over-blasphemy-allegations-in->

nankana-11feb2023/6958567.html

واقعے کی اطلاع ملتے ہی تقریباً تین ہزار افراد جیل کے باہر جمع ہو گئے تھے اور انہوں نے جیل میں داخل ہونے کی کوشش کی لیکن پولیس نے انہیں منتشر کر دیا۔

انہوں نے بتایا کہ ملزم عمران کا تعلق ایبٹ آباد کے علاقے شیخ البندی سے ہے اور وہ پہلے ہی توہین مذہب کے الزام میں زیر حراست ہے۔ پولیس کے مطابق ملزم ذہنی بیماری میں مبتلا ہے۔ ہفتہ کے واقعے کے بعد ملزم کو ہری پور جیل منتقل کر دیا گیا ہے۔ ظہور بابر آفریدی نے کہا کہ اب ایبٹ آباد شہر میں حالات معمول پر آچکے ہیں۔

ایبٹ آباد سے تعلق رکھنے والے سینئر صحافی اور پریس کلب کے صدر عامر شہزاد جدون نے وائس آف امریکہ کو بتایا کہ اس واقعے کے بعد شہر میں حالات انتہائی کشیدہ ہو گئے ہیں۔ تاہم انتظامیہ کی یقین دہانی کے بعد اب حالات معمول پر آ گئے ہیں۔ ہفتہ کی شام کو جیل کے اندر ایک ملزم کی جانب سے قرآن پاک کی مبینہ بے حرمتی کی خبر ایبٹ آباد شہر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور مشتعل مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ ملزمان کو ان کے حوالے کیا جائے۔ پولیس نے مظاہرین پر لاٹھی چارج کیا اور انہیں منتشر کرنے کے لیے آنسو گیس کے گولے داغے۔

اسپیکر خیبر پختونخوا اسمبلی مشتاق احمد غنی نے ایک بیان میں واقعے کی شدید مذمت کی اور ملزمان کو سزا دینے کی یقین دہانی کرائی۔ خیبر پختونخوا میں پشاور، مردان اور چترال سمیت کئی علاقوں کے لوگ توہین مذہب کے الزام میں قید ہیں۔¹

(6) سندھ کے ضلع میرپور خاص میں گزشتہ روز ہندوؤں کی املاک کو نذر آتش کرنے کے بعد صورتحال بدستور کشیدہ ہے۔ پولیس نے چھ افراد کو غداری کے الزام میں گرفتار کیا ہے جبکہ قرآنی آیات کی بے حرمتی میں مبینہ طور پر ملوث ایک شخص کو عدالت نے پولیس کی تحویل میں بھیج دیا ہے۔

تفصیلات کے مطابق میرپور خاص شہر سے 20 کلومیٹر دور پھلدیاں کے علاقے میں صورتحال اس وقت کشیدہ ہو گئی جب ایک ہندو ڈاکٹر نے مبینہ طور پر ایک کاغذ میں دو الپیٹ دی جس پر قرآنی آیات لکھی ہوئی تھیں۔ اطلاع ملتے ہی بڑی تعداد میں لوگ ڈاکٹر میس کے کلینک کے باہر جمع ہو گئے اور کلینک اور دودھ دکانوں کو آگ لگا دی اور سامان کو بھی آگ لگا دی۔ تاہم پولیس اور رینجرز کی بھاری نفری علاقے میں پہنچ گئی اور صورتحال پر قابو پا لیا۔

پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ پولیس نے بتایا کہ فسادات اور فسادات کے الزام میں چھ افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ایس ایس پی میرپور خاص کا کہنا تھا کہ جو بھی اس واقعے میں ملوث ہے اسے انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے گا۔ ان کے مطابق صورتحال مکمل طور پر قابو میں ہے اور کسی کو بھی شرارت میں ملوث ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ میرپور خاص ڈویژن میں شامل اضلاع میں ہندو برادری کی ایک بڑی تعداد رہتی ہے۔ حالیہ مردم شماری کے مطابق ملک کی کل آبادی میں ہندوؤں کی تعداد 30 فیصد سے زیادہ ہے۔²

¹<https://www.urduvoa.com/a/tension-in-abbotabad-after-charges-of-blasphemy-01mar2021/5796886.html> 25 نومبر 2023

²<https://www.urduvoa.com/a/sindh-blasphemy-/4935997.html> 5 نومبر 2023

تبصرہ

ضلع عمرکوٹ سے رکن قومی اسمبلی اور آل پاکستان ہندو کونسل کے رہنما ڈاکٹر رمیش کمار نے کہا کہ اس طرح کے واقعات افسوسناک ہیں۔ اور تمام مذاہب کے پیروکاروں کو دوسروں کے مذاہب کا احترام یقینی بنانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ توہین رسالت کے قوانین کے غلط استعمال کو روکنے کی بھی ضرورت ہے کیونکہ اکثر ذاتی دشمنی یا دیگر مذموم مقاصد کے لیے توہین مذہب کے جھوٹے الزامات لگائے جاتے ہیں۔¹

توہین قرآن کے ایسے واقعات ملزم کو ذہنی عارضے لاحق تھا

(1) تھانہ سٹی شجاع آباد پولیس نے شجاع آباد میں قرآن پاک کو شہید کرنے کے واقعے میں ملوث ملزم کو گرفتار کر لیا۔ تفصیلات کے مطابق شجاع آباد کے علاقے رکن ہٹی محلہ صدیقی والا میں 22 سالہ بلال نامی نوجوان نے شہید کر کے قرآن پاک کو آگ لگا دی، تھانہ سٹی شجاع آباد نے واقعے کی اطلاع ملتے ہی ملزم بلال ولد اللہ دتہ کو گرفتار کر لیا، ملزم کے اہل خانہ کے مطابق ملزم ذہنی طور پر بیمار ہے اور وہ زیر علاج ہے۔ پولیس واقعے کی تحقیقات میں مصروف ہے۔²

مندرجہ بالا واقعہ کے متعلق شرعی حکم

﴿وَلَا تَكْفُرْ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ٦٢﴾

ترجمہ: ہم کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے، اور ہمارے پاس ایسی کتاب ہے جو حق کے ساتھ بولتی ہے، ان کے اوپر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا

الموسوعة الفقهية الكويتية

أما المجنون: فهو من زال عقله بحيث يمنع جريان الأفعال والأقوال على نهجه إلا نادرا.³

مجنون شخص جو اپنے حواس سے ناواقف ہو وہ شرعی حکم سے بری ہوتا ہے

(2) عاصم اسلم کو ان کے بھائی فیصل اسلم کی شکایت پر 2011 میں پاکستان پیٹنل کوڈ کی دفعہ 295 (بی) کے تحت گرفتار کیا گیا تھا۔ شکایت کنندہ نے خود ایف آئی آر میں اعتراف کیا کہ عاصم اسلم ذہنی بیماری میں مبتلا تھے۔ ٹرائل کورٹ نے اعترافی بیان کی بنیاد پر ملزم کو عمر قید کی سزا سنائی تھی، بعد ازاں ملزم نے 2015 میں اس کی سزا کو لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج کیا تھا۔ ہائی کورٹ نے ۲۰۲۱ میں سزا کو معطل کر دیا تھا اور سیشن عدالت کو ملزمین کی ذہنی صحت کے پیش نظر نئے سرے سے مقدمہ چلانے کی ہدایت دی تھی۔ ملزم نے تعزیرات ہند کی دفعہ 295 (کے) کے تحت بریت کی درخواست بھی دائر کی تھی۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج خالد وزیر نے اسلم کی درخواست منظور کرتے ہوئے انہیں الزامات سے بری کر دیا۔⁴

5 نومبر 2023ء <https://www.urduvoa.com/a/sindh-blasphemy-/4935997.html>

2 نومبر 2023ء <https://www.nawaiwaqt.com.pk/30-Jan-2021/1288318>

3 الموسوعة الفقهية الكويتية، 45/160

5 نومبر 2023ء <https://www.dawnnews.tv/news/1208609>

مندرجہ بالا واقعہ کے متعلق شرعی حکم

﴿وَلَا تُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ٦٢﴾

ترجمہ: ہم کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے، اور ہمارے پاس ایسی کتاب ہے جو

حق کے ساتھ بولتی ہے، ان کے اوپر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا

الموسوعة الفقهية الكويتية

أما المجنون: فهو من زال عقله بحيث يمنع جريان الأفعال والأقوال على نهجه إلا نادرا.¹

مجنون شخص جو اپنے حواس سے ناواقف ہو وہ شرعی حکم سے بری ہوتا ہے

(3) لاہور (ڈیلی پاکستان آن لائن) وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان بزدار نے میاں چنوں کے علاقے تلہا میں توہین مذہب کے الزام پر

ابتدائی رپورٹ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان بزدار کو پیش کر دی۔

ابتدائی رپورٹ کے مطابق واقعے میں 33 افراد کو نامزد کیا گیا ہے جبکہ 300 نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

ابتدائی رپورٹ کے مطابق پولیس نے مختلف مقامات پر 120 سے زائد چھاپے مارے اور 62 مشتبہ افراد کو حراست میں لیا جن میں

قانون ہاتھ میں لینے والے مرکزی ملزمان بھی شامل ہیں جب کہ ملزمان کی شناخت اور کردار کا تعین دستیاب فوج کے فرانزک تجزیے

کی مدد سے کیا جائے گا۔²

مندرجہ بالا واقعہ کے متعلق شرعی حکم

﴿وَلَا تُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ٦٢﴾

ترجمہ: ہم کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے، اور ہمارے پاس ایسی کتاب ہے جو

حق کے ساتھ بولتی ہے، ان کے اوپر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا

الموسوعة الفقهية الكويتية

أما المجنون: فهو من زال عقله بحيث يمنع جريان الأفعال والأقوال على نهجه إلا نادرا.³

مجنون شخص جو اپنے حواس سے ناواقف ہو وہ شرعی حکم سے بری ہوتا ہے

لاہور میں توہین قرآن کا واقعہ جرم کی نوعیت اور سزا

(4) صوبہ پنجاب کے دارالحکومت لاہور میں قرآن پاک کی بے حرمتی کے الزام میں 35 سالہ شخص کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

سپرٹنڈنٹ پولیس لاہور امتیاز سرور کا کہنا تھا کہ قرآن پاک کی بے حرمتی کی اطلاع ملنے پر اس شخص کے خلاف فوری کارروائی کی گئی۔

انہوں نے کہا کہ غلام حسین نامی شخص کو پولیس نے قرآن پاک کی بے حرمتی کے الزام میں حراست میں لیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس

واقعے کی اطلاع غلام حسین کی والدہ نے خود دی تھی۔

1 الموسوعة الفقهية الكويتية، 45/ 160

2 <https://www.dawnnews.tv/news/1177310>، 5 نومبر 2023ء

3 الموسوعة الفقهية الكويتية، 45/ 160

پولیس کی کارروائی کے دوران لوگوں کی بڑی تعداد علاقے میں جمع ہو گئی تاہم بعد میں پولیس نے صورتحال پر قابو پایا۔ ایس پی امتیاز سرور نے اہل خانہ اور قریبی رشتہ داروں کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ حراست میں لیا گیا ملزم غیر شادی شدہ ہے جبکہ اس کا بھائی بھی غیر شادی شدہ ہے۔

پولیس کا کہنا ہے کہ حراست میں لیا گیا شخص ذہنی طور پر نارمل دکھائی نہیں دیتا تاہم اس سے مزید پوچھ گچھ کی جائے گی۔ قرآن پاک کی بے حرمتی کے الزام میں لاہور سے گرفتار شخص کا معاملہ پاکستان میں توہین رسالت کا پہلا واقعہ نہیں ہے۔¹

مندرجہ بالا واقعہ کے متعلق شرعی حکم

﴿وَلَا تُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ٦٢﴾

ترجمہ: ہم کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے، اور ہمارے پاس ایسی کتاب ہے جو حق کے ساتھ بولتی ہے، ان کے اوپر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا

الموسوعة الفقهية الكويتية

أما المجنون: فهو من زال عقله بحيث يمنع جريان الأفعال والأقوال على نهجه إلا نادرا.²

مجنون شخص جو اپنے حواس سے ناواقف ہو وہ شرعی حکم سے بری ہوتا ہے

(5) فیصل آباد کے علاقے تاندلیانوالہ میں مبینہ طور پر قرآن پاک کے صفحات جلانے پر مشتمل ہجوم نے ایک شخص پر حملہ کر کے اسے زخمی کر دیا تاہم پنجاب پولیس نے ملزم کو بازیاب کروا کر نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا۔ ڈان اخبار کی رپورٹ کے مطابق گزشتہ دو ماہ کے دوران صوبے میں ہجومی تشدد کے دو واقعات پیش آئے ہیں۔ گزشتہ روز ہاتھوں میں لاٹھیاں، اینٹیں اور دیگر ٹھوس اشیاء تھامے ہجوم نے ملزم کے گھر کو گھیر لیا اور اس پر حملہ کر دیا۔ انسپکٹر جنرل پنجاب پولیس (آئی جی پی) نے ڈان کو بتایا کہ پولیس پہلے سے ہی الرٹ ہے اور ملزم کو ہجوم سے بچا کر نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا ہے۔ اس شخص کے اہل خانہ کو بھی سیکیورٹی وجوہات کی بنا پر دوسرے علاقے میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ آئی جی پی نے کہا کہ ضلعی پولیس کے افسران علاقے میں امن وامان کو یقینی بنانے کے لئے تمام مکاتب فکر کے علماء سے ملنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ فیصل آباد کے ایس ایس پی آپریشنز مبشر میکن نے ڈان کو بتایا کہ 'ہمیں شام ساڑھے 5 بجے ایک ایمر جنسی کال موصول ہوئی کہ ایک مذہبی شخص نے مبینہ طور پر قرآن پاک کی بے حرمتی کی ہے'۔ ان کا کہنا تھا کہ علاقے میں گشت کرنے والی ٹیم نے فوری کارروائی کرتے ہوئے شخص کو بچایا، ایسا لگتا ہے کہ اس شخص کا ذہنی توازن خراب ہے، اسے موقع سے بچا کر محفوظ مقام پر منتقل کر دیا گیا ہے۔³

مندرجہ بالا واقعہ کے متعلق شرعی حکم

﴿وَلَا تُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ٦٢﴾

1 <https://www.dawnnews.tv/news/75793>، 2023 نومبر 5

2 الموسوعة الفقهية الكويتية، 45/160

3 <https://www.dawnnews.tv/news/1177350>

ترجمہ: ہم کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے، اور ہمارے پاس ایسی کتاب ہے جو حق کے ساتھ بولتی ہے، ان کے اوپر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا

الموسوعة الفقهية الكويتية

أما المجنون: فهو من زال عقله بحيث يمنع جريان الأفعال والأقوال على نهجه إلا نادراً.¹

مجنون شخص جو اپنے حواس سے ناواقف ہو وہ شرعی حکم سے بری ہوتا ہے

(6) پنجاب کے ضلع خانیوال کے ایک دور افتادہ گاؤں میں ہجوم نے قرآن پاک کی مبینہ طور پر توہین کرنے پر ایک شخص کو پتھر مار کر ہلاک کر دیا۔ وزیر اعظم عمران خان نے واقعے کا نوٹس لیتے ہوئے کہا ہے کہ کسی بھی فرد یا گروہ کی جانب سے قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوئی کوشش ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی۔ اپنے ٹوئٹ میں انہوں نے مزید کہا کہ ہجومی تشدد کے ذریعہ ہجومی تشدد کے واقعات کو بہت مضبوطی سے کچل دیا جائے گا۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ میں نے آئی جی پنجاب سے میاں چنوں واقعے کے ذمہ داروں اور اپنے فرائض کی انجام دہی میں ناکام رہنے والے پولیس اہلکاروں کے خلاف کی گئی کارروائی کی تفصیلات طلب کی ہیں۔

ڈان اخبار کی رپورٹ کے مطابق ہفتہ کے روز گاؤں جنگل ڈیرہ میں نماز مغرب کے بعد ایسے اعلانات کیے گئے کہ ایک شخص نے قرآن پاک کی آیات پھاڑ کر آگ لگادی، اعلانات سننے کے بعد سیکڑوں مقامی افراد جمع ہو گئے۔

ملزم مبینہ طور پر بے قصور تھا، لیکن کسی نے اس کی بات نہیں سنی اور پہلے اسے ایک درخت سے لٹکا دیا اور پھر اینٹوں سے مار ڈالا۔ ایک عینی شاہد کے مطابق پولیس ٹیم گاؤں پہنچی اور ملزم کو حراست میں لے لیا لیکن ہجوم نے اسے ایس ایچ او کی تحویل سے چھین لیا۔

وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان بزدار نے آئی جی پنجاب سے رپورٹ طلب کر لی۔ وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات فواد چوہدری کا کہنا ہے کہ اگر معاشرے میں اسکولوں، تھانوں اور منبروں کی اصلاح نہیں کی گئی تو بڑی تباہی کے لیے تیار رہیں۔

مندرجہ بالا واقعہ کے متعلق شرعی حکم

﴿وَلَا تَكْلَفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ﴾^{۶۲}

ترجمہ: ہم کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے، اور ہمارے پاس ایسی کتاب ہے جو حق کے ساتھ بولتی ہے، ان کے اوپر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا

الموسوعة الفقهية الكويتية

أما المجنون: فهو من زال عقله بحيث يمنع جريان الأفعال والأقوال على نهجه إلا نادراً.²

مجنون شخص جو اپنے حواس سے ناواقف ہو وہ شرعی حکم سے بری ہوتا ہے

(7) مظفر گڑھ میں پولیس نے علاقے کے ممتاز افراد کی مدد سے مشتعل ہجوم کی جانب سے مبینہ طور پر توہین مذہب کے الزام میں ایک شخص کو تشدد کا نشانہ بنانے کی کوشش ناکام بنادی اور اسے نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا۔

1 الموسوعة الفقهية الكويتية، 45/160

2 الموسوعة الفقهية الكويتية، 45/160

شکایت کنندہ کے مطابق عشاء کی نماز کے بعد اس نے جگمل کے قریب تحصیل علی پور میں مسجد کے سامنے ایک شخص کو قرآنی آیات جلاتے ہوئے دیکھا، اس نے بتایا کہ اس نے مشتبہ شخص کو ایک کمرے میں بند کر دیا اور 15 پولیس کو فون کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اس کے فوراً بعد ہجوم وہاں جمع ہو گیا لیکن پولیس کی بھاری نفری موقع پر پہنچ گئی اور تالا توڑ کر مشتبہ شخص کو حراست میں لے لیا۔ ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر محمد طارق ولایت نے واقعہ کانوٹس لیتے ہوئے ملزم کو محفوظ مقام پر منتقل کرنے کا حکم دیا ہے۔ علی پور صدر پولیس نے ملزم کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295 (بی) کے تحت مقدمہ درج کر کے ایف آئی آر کو سیل کر دیا۔ ڈان کو موصول ہونے والی معلومات کے مطابق 25 سے 30 افراد کا ہجوم بھی تھا نے پہنچا لیکن مشتبہ ہجوم کو تھانے میں کوئی شخص نہیں ملا۔

ایس ایچ او غلام مجتبیٰ کا کہنا تھا کہ مشتبہ شخص ذہنی طور پر کمزور اور بے زبان معلوم ہوتا ہے لیکن ہم اس کی میڈیکل رپورٹ کا انتظار کر رہے ہیں۔¹

پشاور میں توہین قرآن کا واقعہ جرم کی نوعیت اور سزا

(8) پشاور (ڈیلی پاکستان آن لائن) انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت نے توہین مذہب کے ملزم کے قتل کا ریکارڈ کمرہ عدالت میں طلب کر لیا۔

ڈان اخبار کی رپورٹ کے مطابق عدالت نے سرکاری پراسیکیوٹر کو نوٹس جاری کرتے ہوئے جواب طلب کر لیا۔ عدالت نے ملزم کی ضمانت عرضی پر سماعت کی اگلی تاریخ 15 اگست مقرر کی ہے۔

مندرجہ بالا واقعہ پر عدالتی فیصلہ

ملزم کی جانب سے عدالت میں دائر درخواست میں مختلف بنیادوں پر ضمانت کی درخواست کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک اسلامی ملک میں قرآن و سنت سب سے اعلیٰ قانون ہیں اور دیگر تمام قوانین اس کے تابع ہیں۔ عدالت میں دائر 10 صفحات پر مشتمل درخواست میں زیادہ تر قرآنی آیات اور احادیث کا حوالہ دیا گیا ہے اور مشتبہ قاتل کی جانب سے اصرار کیا گیا ہے کہ ارتداد لازمی قتل تھا۔ حالانکہ پولیس کا دعویٰ ہے کہ ملزم کی عمر تقریباً 17 سال ہے، لیکن درخواست گزار کا اصرار ہے کہ اس کی عمر تقریباً ساڑھے 14 سال ہے اور معاملے کی جانچ جوینائل جسٹس سسٹم ایکٹ، 2018 کی لازمی دفعات کی خلاف ورزی ہے۔

گوجرہ میں توہین قرآن کا واقعہ جرم کی نوعیت اور سزا

(9) پاکستان کے صوبہ پنجاب کی ایک مقامی عدالت نے ایک مسیحی جوڑے کو توہین مذہب کے جرم میں سزائے موت سنائی ہے۔ حکام کے مطابق مسیحی جوڑے پر الزام ہے کہ انہوں نے گزشتہ سال جولائی میں ایک مقامی مسجد کے پیش امام کو موبائل فون پر نازیبا پیغامات بھیجے تھے۔

38 سالہ شفقت ایمانوئل اور ان کی بیوی 42 سالہ شگفتہ کوثر کو گرفتار کر کے مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ایک عدالت میں مسیحی جوڑے کے خلاف مقدمے کی سماعت جاری تھی جس نے جمعے کے روز دونوں ملزمان کو مجرم قرار دیتے ہوئے سزائے موت سنائی تھی۔

مسیحی جوڑے کا تعلق ٹوبہ ٹیک سنگھ کے علاقے گوجرہ سے ہے جہاں 2009 میں قرآن پاک کی مبینہ بے حرمتی کی خبر پھیلنے کے بعد مشتعل افراد نے ایک مسیحی آبادی پر حملہ کیا اور 75 سے زائد گھروں کو آگ لگا دی۔ چار سال قبل پیش آنے والے اس واقعے میں سات افراد ہلاک ہوئے تھے۔¹

گوجرانوالہ میں توہین قرآن کا واقعہ جرم کی نوعیت اور سزا

(10) گوجرانوالہ کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ظفریاب چڈھائی کی جانب سے جاری فیصلے کے مطابق مجرموں میں سے ایک کی عمر 22 سال اور دوسرے کی عمر 13 سال ہے۔ ایک 22 سالہ شخص کو توہین مذہب کے جرم میں سزائے موت جبکہ دوسرے ملزم کو نابالغ ہونے کے جرم میں دوبارہ عمر قید کی سزا سنائی گئی ہے۔ جج ظفریاب چڈھائی نے رواں ہفتے کیس کا ابتدائی فیصلہ سنایا جس کا تحریری فیصلہ جمعہ کو جاری کیا گیا۔ دونوں ملزمان طالب علم بتائے جاتے ہیں جن کے خلاف 2022 میں لاہور کے ایف آئی اے سائبر کرائم ٹھانے میں مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ یہ کیس لاہور ہائی کورٹ کے حکم پر گوجرانوالہ کی مقامی عدالت میں منتقل کیا گیا تھا جہاں عدالت نے ٹرائل مکمل کر کے ملزمان کو توہین مذہب کا مرتکب قرار دیے جانے کے بعد فیصلہ جاری کیا تھا۔

عدالتی فیصلے کے مطابق مرکزی بالغ ملزم کو تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295 سی کے تحت سزائے موت اور ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی ہے۔ عدالتی فیصلے کے مطابق توہین مذہب کا جرم ثابت ہونے پر ملزم کو پاکستان پیپلز کوڈ کی دفعہ 295 اے کے تحت 5 سال قید بامشقت اور دفعہ 298 سی کے تحت 3 سال قید بامشقت کی سزا سنائی جائے گی۔ عدالتی فیصلے کے مطابق اسی کیس کے دوسرے ملزم کو 295 اے، 295 بی، 295 سی اور 298 اے کے تحت مجموعی طور پر 2 عمر قید اور 2 لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی ہے۔

عدالتی فیصلے کے مطابق سماعت کے دوران یہ بات ثابت ہوئی کہ ایک مجرم غیر اخلاقی ویڈیوز بناتا تھا جبکہ دوسرا ملزم مذکورہ مواد شیئر کرتا تھا۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج گوجرانوالہ ظفریاب چڈھائی نے ملزمان کو 7 روز میں لاہور ہائی کورٹ میں اپیل دائر کرنے کی اجازت دے دی۔ فیصلے سے قبل عدالت کے باہر سیکیورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے تھے۔ اپنے فیصلے میں عدالت نے نجی اسکول میں قرآن و سنت کی تعلیمات کا واضح امتحان نہ ہونے پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ نجی اسکول کا نظام طالب علموں کی شخصیت کو نکھارنے اور انہیں دین کے بارے میں صحیح تعلیم دینے میں ناکام رہا ہے۔

عدالتی فیصلے میں مزید کہا گیا ہے کہ جدید تعلیم فراہم کرنے والے اسکولوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ طلباء کی سرگرمیوں کی نگرانی بھی کریں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ایسا نہیں ہوا جس کی وجہ سے طالب علم سیدھے راستے سے بھٹک گیا اور اس نے اپنے گھر والوں کو بھی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا۔

عدالت نے فیصلے کی کاپی نجی اسکول کے چیئرمین کو بھیجے کا حکم دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ صورتحال کا جائزہ لینے کا وقت آگیا ہے۔ سزائے موت پانے والے کے وکیل کے مطابق طالب علم کو اس معاملے میں جھوٹا پھنسا گیا ہے۔ مجرم کے وکیل اسلم گجر نے وائس

1 <https://www.urduvoa.com/a/christian-couple-sentenced-to-death-for-blasphemy-05apr2014/1887020.html>

آف امریکہ کو بتایا کہ شکایت کنندہ نے ایک پراپرٹی ڈیلر کے ساتھ مل کر ایف آئی اے سائبر کرائم کے ساتھ مل کر طالب علموں کو جھوٹے مقدمے میں پھنسایا۔

انہوں نے کہا کہ ان دونوں افراد نے کسی قسم کی توہین یا توہین مذہب کا ارتکاب نہیں کیا تھا۔ دونوں پیغمبر اکرم (ص) اور پیغمبر اکرم (ص) کا بہت احترام کرتے ہیں۔ وکیل اسلم گجر کے مطابق شکایت کنندہ اور ایک پراپرٹی ڈیلر نے ان کے موکل سے رقم کا مطالبہ کیا کہ آپ اور آپ کے خاندان کا جاپان میں کاروبار ہے۔

ان کے مطابق مجرم کے انکار پر دونوں افراد ان کے موکل کو لاہور کے سائبر کرائم تھانے لے گئے جہاں ایف آئی اے کے تفتیشی افسر نے بھی ان کے موکل کے خلاف جھوٹا مقدمہ درج کر کے انہیں حراست میں لے لیا۔

اسی طرح عمر قید کی سزا پانے والے نابالغ مجرم کے وکیل سید احمرت ایڈووکیٹ نے عدالت میں دلیل دی تھی کہ شکایت کنندہ نے بے ایمانی سے ان کے موکل کو اس کیس میں پھنسایا ہے۔ ان کے موکل نے کبھی توہین مذہب کا ارتکاب نہیں کیا۔

سزائے موت پانے والے مجرم کے والد کے مطابق اس کا تعلق ایک مذہبی گھرانے سے ہے۔ ان کے بیٹے نے لاہور کے ایک نجی تعلیمی ادارے سے اولیول اور اے لیول پاس کیا ہے۔ مقدمہ درج ہونے کے وقت ان کا بیٹا ایک نجی یونیورسٹی میں قانون کی تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ وائس آف امریکہ سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ گجرات والہ عدالت کے فیصلے کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں اپیل دائر کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی اور ان کے بیٹے کی کسی سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ وہ مہذب لوگ ہیں۔ ان کے بیٹے کو جھوٹے معاملے میں پھنسا گیا ہے۔ سزائے موت پانے والے مجرم کے والد نے وائس آف امریکہ کو بتایا کہ شکایت کنندہ نے ان کی بیٹی کو بھی اس جرم میں ملوث کرنے کی کوشش کی تھی۔ وہ کہیں بھی جانے کے لیے تیار ہے اور قسم کھا کر کہتا ہے کہ اس کے بیٹے نے توہین مذہب کا ارتکاب نہیں کیا۔ ان کا بیٹا نعت خواں ہے۔ پاکستان سمیت انسانی حقوق کی بین الاقوامی تنظیمیں توہین مذہب اور اس سے وابستہ سزاؤں کے بارے میں اپنے تحفظات کا اظہار کرتی رہی ہیں۔ انسانی حقوق کی تنظیموں کے مطابق توہین مذہب اور اس سے متعلقہ قوانین کا غلط استعمال بھی ہوا ہے۔

توہین مذہب کا مقدمہ ایف آئی اے سائبر کرائم ونگ لاہور میں 2022 میں درج کیا گیا تھا۔ مقدمے کے مدعی لاہور کے علاقے سمن آباد کے رہائشی ہیں۔ مقدمے کے مطابق ملزم نے مبینہ طور پر مدعی کو تین مختلف موبائل فون نمبروں سے مذہب سے متعلق توہین آمیز مواد بھیجا تھا۔ فرد جرم میں مزید کہا گیا ہے کہ ملزمان نے اپنے عمل سے معاشرے اور ملک میں افراتفری پیدا کی جس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ ایف آئی اے کے مطابق مقدمہ درج ہونے کے بعد انہوں نے خفیہ اطلاع پر کارروائی کی جس میں ملزم کے زیر استعمال موبائل فون پر وائس ایپ استعمال کرنے والے شخص کو لاہور سے گرفتار کیا گیا۔ ایف آئی اے کے مطابق جب موقع پر اس موبائل فون سے وائس ایپ چیک کیا گیا تو اس میں مبینہ طور پر گستاخانہ مواد موجود تھا۔ ایف آئی اے کا کہنا ہے کہ دوران تفتیش ملزم نے اپنے دیگر دو ساتھیوں کے بارے میں بتایا جو دیگر نمبر استعمال کر رہے تھے۔ ایف آئی اے نے ملزمان کے خلاف سیکشن 295 اے، 295 بی، 295 سی، 298 اے، 120 بی، 34 اور 109 اور الیکٹرانک کرائم ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت مقدمہ درج کیا۔

مدعی نے وائس آف امریکہ کو بتایا کہ مجرموں میں سے ایک لاہور اور دوسرا سرگودھا کا رہائشی تھا۔ ان کے مطابق ملزمان نے لاہور میں توہین رسالت کا ارتکاب کیا لہذا قانون کے مطابق مقدمہ بھی لاہور میں ہی درج کیا گیا ہے۔

ان کا مزید کہنا تھا کہ سزائے موت پانے والے مجرم کے والدین شریف خاندان کے لوگ ہیں۔ لیکن ان کے بیٹے نے توہین مذہب کا ارتکاب کیا جس پر عدالت نے انہیں سزا سنائی۔¹

پاکستان کی سپریم کورٹ نے توہین رسالت کے الزام میں ساڑھے تین سال قید میں قید ایک خاتون کی ضمانت منظور کر لی ہے۔ واضح رہے کہ عرفات 2012 سے لاہور کی کوٹ لکھپت جیل میں قرآن پاک کی بے حرمتی کے الزام میں قید ہیں۔

جمعرات کو جسٹس میاں ثاقب نثار کی سربراہی میں تین رکنی بینچ نے ان کی درخواست ضمانت منظور کرتے ہوئے 25 ہزار روپے کے ضمانتی محکمے جمع کرانے پر انہیں فوری طور پر رہا کرنے کا حکم دیا۔

ولیمہ عرفات کی وکیل عاصمہ جہانگیر نے عدالت کو بتایا کہ کیس کا حتمی فیصلہ آنے تک ملزم کو ضمانت دی جاسکتی ہے۔

انہوں نے دلیل دی کہ ملزم ایک مسلمان ہے اور قرآن کی بے حرمتی کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا، لہذا اسے رہا کیا جانا چاہئے۔ پاکستان میں توہین مذہب ایک حساس مسئلہ ہے اور عام طور پر عدالتوں پر دباؤ ہوتا ہے کہ وہ شواہد کی پرواہ کیے بغیر ایسے مقدمات میں قید افراد کو رہا نہ کریں۔ اس سے قبل ایڈیشنل سیشن جج نے ولیمہ عرفات کی تین ضمانت کی درخواستیں مسترد کر دی تھیں۔ لاہور ہائی کورٹ نے بھی ان کی ضمانت کی درخواست مسترد کر دی تھی جس کے بعد انہوں نے سپریم کورٹ میں درخواست دائر کی تھی جسے منظور کر لیا گیا تھا۔

ولیمہ عرفات کی ضمانت پر معروف وکیل سلمان اکرم راجہ کا کہنا تھا کہ اگرچہ توہین مذہب کے قانون کے تحت کسی کو ضمانت پر رہا کرنا اچھا فیصلہ ہے لیکن ان کا کہنا تھا کہ اس حساس معاملے پر ماحول زیادہ تبدیل نہیں ہوا۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ماحول بدل گیا ہے۔ ہر کیس کے اپنے حقائق ہوتے ہیں اور ان حقائق کو ذہن میں رکھتے ہوئے ضمانت دی گئی ہے۔ ہمیں یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہئے کہ اس سے ملک کا ماحول بدل رہا ہے۔"

کیس کی سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے اپنے ریبار کس میں کہا تھا کہ توہین مذہب کے قوانین کے غلط استعمال پر تنقید کرنا توہین مذہب نہیں ہے۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ اگر لوگ توہین مذہب کے مجرموں کو خود سزا دینا شروع کر دیں تو اس سے ملک میں انتشار پھیلے گا۔

پاکستان میں اعتدال پسند حلقوں اور انسانی حقوق کی تنظیموں نے سپریم کورٹ کے فیصلے کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے انتہا پسندانہ سوچ کی حوصلہ شکنی میں مدد ملے گی۔²

<https://www.urduvoa.com/a/pakistan-student-faces-death-penalty-over-whatsapp-1>

message-10mar2024/7520582.html

2<https://www.urduvoa.com/a/woman-charged-with-committed-blasphemy-granted-bail-by-supreme-court/3010004.html>، 5 نومبر 2023

لاہور ریس کور میں توہین قرآن کا واقعہ جرم کی نوعیت اور سزا

لاہور کی ایک ذیلی عدالت نے قرآن پاک کے صفحات کی بے حرمتی کے جرم میں ذوالفقار نامی شخص کو 25 سال قید با مشقت کی سزا سنائی ہے۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج شازب سعید نے وکلاء کے دلائل اور گواہوں کے بیانات سننے کے بعد ذوالفقار کو مجرم قرار دیتے ہوئے ایک لاکھ روپے جرمانے اور ان کی منقولہ وغیرہ منقولہ جائیداد ضبط کر لی۔ ذوالفقار کے خلاف 2006 میں لاہور کے ریس کورس تھانے میں مقدمہ درج کیا گیا تھا۔¹

(11) لاہور (ذیلی پاکستان آن لائن) لاہور ہائیکورٹ نے قرآن پاک کی بے حرمتی کے الزام میں 14 سال سے گرفتار خاتون کو فوری رہا کرنے کا حکم دے دیا۔ زیب النساء کو لاہور کے میڈیکل سینٹر کی عارضی جیل میں قید کیا گیا تھا۔ ایڈووکیٹ آفتاب احمد باجوہ نے بدھ کو وائس آف امریکہ کو بتایا کہ انہوں نے زیب النساء کی غیر قانونی حراست کا معاملہ ہائی کورٹ میں اٹھایا تھا اور جمعرات کو چیف جسٹس نے دلائل سننے کے بعد ان کے حق میں فیصلہ سنایا۔

باجوہ نے کہا کہ زیب النساء کو 1996 میں دارالحکومت اسلام آباد کے ایک قریبی گاؤں سے اس وقت حراست میں لیا گیا تھا جب ایک مقامی مسجد کے امام قاری محمد حفیظ نے اپنے علاقے میں قرآن پاک کی بے حرمتی کے بارے میں پولیس میں شکایت درج کرائی تھی۔ باجوہ کے مطابق جمعرات کو جب درخواست گزار سے ہائی کورٹ نے پوچھا کہ کیا وہ زیب النساء کے خلاف توہین قرآن کے الزام کا کوئی ثبوت پیش کر سکتے ہیں تو انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ قاری حفیظ نے عدالت کو بتایا کہ انہوں نے نامعلوم افراد کے خلاف شکایت درج کرائی ہے اور زیب النساء پر کبھی بھی ان کا نام لے کر توہین قرآن کا الزام نہیں لگایا۔

آفتاب باجوہ نے وائس آف امریکہ کو بتایا کہ جب زیب النساء کی گرفتاری کے بعد ان کا طبی معائنہ کیا گیا تو ڈاکٹروں نے تصدیق کی کہ ان کی ذہنی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ تاہم زیب النساء کو ان کی بیماری کی مزید تشخیص کے بغیر لاہور کے ہیلتھ سینٹر منتقل کر دیا گیا۔ آفتاب باجوہ کا کہنا ہے کہ جب تک زیب النساء کا خاندان نہیں مل جاتا انہیں بے گھر افراد کے لیے ایک مرکز میں رکھا جائے گا۔²

خیبر پختونخوا کے ضلع چارسدہ

پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع چارسدہ کی پولیس نے منڈنی، تنگی اور عمر زئی کے علاقوں میں فسادات اور املاک کو نقصان پہنچانے کے سلسلے میں ایف آئی آر درج کی ہے، جبکہ 77 سے زائد افراد کو حراست میں لیا گیا ہے۔

چارسدہ پولیس کے سربراہ آصف بہادر نے منگل کے روزنامہ نگاروں کو بتایا کہ ایف آئی آر میں ڈکیتی، آتش زنی اور املاک کو نقصان پہنچانے اور انسداد دہشت گردی ایکٹ کی دفعات شامل ہیں۔

ڈی پی او آصف بہادر نے مقامی صحافیوں کو یہ بھی بتایا کہ قرآن پاک کے نسخے کی مبینہ بے حرمتی کرنے والے ملزم کو جیل بھیج دیا گیا ہے لیکن وہ بول نہیں سکتا۔

1 <https://www.urduvoa.com/a/pakistan-lahore-man-sentenced-25-years-prison-over-desecrating-sacred-scriptures/2749756.html>

2 <https://www.urduvoa.com/a/laure-verdict-22july2010-99016209/1126923.html>

مقامی پولیس کے مطابق اتوار کے روز علاقے میں افواہ پھیلی کہ کسی نے مبینہ طور پر قرآن پاک کی توہین کی ہے جس پر پولیس نے ایف آئی آر درج کر کے اس شخص کو گرفتار کر کے تفتیش شروع کر دی۔

جب مقامی لوگوں کو گرفتاری کے بارے میں پتہ چلا تو وہ پولیس اسٹیشن کے قریب جمع ہونے لگے اور مطالبہ کیا کہ اس شخص کو ان کے حوالے کیا جائے۔ عینی شاہدین کے مطابق اتوار کی رات مشتعل مظاہرین نے مقامی پولیس اسٹیشن پر دھاوا بول دیا، تھانے کو شدید نقصان پہنچایا اور تھانے کو آگ لگا دی۔

تنگی تھانے میں درج ایف آئی آر کے مطابق مشتعل افراد نے تھانے کی دیوار گرا دی، گاڑیوں کو آگ لگا دی، تھانے میں داخل ہوئے اور کمرے سے اسلحہ، بیٹریاں اور ہتھکڑیاں بھی لے گئے۔

یہ واقعہ کیسے پیش آیا؟

عینی شاہدین کے مطابق اتوار کی صبح سے علاقے میں قرآن پاک کی مبینہ توہین کی خبریں آرہی تھیں اور پھر شام کو علاقے میں افواہیں پھیل گئیں کہ قرآن پاک کی توہین کرنے والے شخص کو تھانے لے جایا گیا ہے۔

عینی شاہدین کے مطابق بڑی تعداد میں لوگ تھانے کے باہر جمع ہوئے اور ملزمان کو ان کے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس مطالبے کے ساتھ پہلے نعرے بازی بھی کی گئی اور پھر اچانک ہجوم نے مشتعل ہو کر تھانے کی عمارت کو آگ لگا دی اور بعد میں انہی لوگوں نے قریبی چوکی کو بھی نقصان پہنچایا۔

ایک اور عینی شاہد کے مطابق تھانے میں موجود پولیس اہلکاروں نے کافی دیر تک لڑنے کی کوشش کی لیکن سڑک بند ہونے کی وجہ سے مدد نہیں پہنچ پارہی تھی جبکہ مشتعل افراد کی تعداد میں اضافہ ہو رہا تھا۔

بتایا گیا ہے کہ پولیس اہلکار پولیس اسٹیشن سے چلے گئے کیونکہ مظاہرین پولیس اہلکاروں پر بھی حملہ کر رہے تھے۔¹

توہین قرآن کے الزامی واقعات

لاہور میں عربی حروف تہجی والا لباس اور توہین قرآن کا واقعہ

لاہور میں عربی حروف تہجی والا لباس پہننے پر مشتعل ہجوم نے خاتون پر توہین مذہب کا الزام لگایا، خاتون پولیس افسر کی بروقت کارروائی نے صورتحال کو نہ صرف بگڑنے سے بچایا بلکہ خاتون کو بھی مشتعل ہجوم سے بحفاظت نکال لیا۔

واقعہ گزشتہ روز (25 فروری کو) صوبہ پنجاب کے صوبائی دارالحکومت لاہور کے کاروباری علاقے اچھرہ میں پیش آیا۔ پولیس کے مطابق خاتون اپنے شوہر کے ہمراہ شاپنگ کرنے گئی تھی، خاتون نے ایک لباس پہنا ہوا تھا جس میں کچھ عربی حروف تہجی لکھے ہوئے تھے جس پر لوگوں نے سخت ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور خاتون سے فوری طور پر لباس کو تبدیل کرنے کا مطالبہ کیا۔ ہجوم نے الزام عائد کیا تھا کہ خاتون کے لباس کے پرنٹ پر قرآنی آیات لکھی ہیں۔

اس دوران اچھرہ بازار میں لوگوں کی بڑی تعداد اکٹھا ہو گئی اور مشتعل ہجوم نے خاتون کو ہراساں کرنا شروع کر دیا۔²

1 <https://www.bbc.com/urdu/pakistan-59451983>

2 <https://www.dawnnews.tv/news/1226455>

مندرجہ بالا واقعہ کے متعلق شرعی حکم

یہ ایک الزامی واقعہ تھا جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں تھا وہ لباس عربی خط ثلث پر مشتمل تھا البتہ خاتون کی جان بچ گئی۔ اسلام آباد: سپریم کورٹ نے ناکافی شواہد کی بنا پر توہین مذہب کے ملزم کو بری کرنے کا حکم جاری کر دیا۔ جسٹس آصف سعید خان کھوسہ کی سربراہی میں جسٹس دوست محمد خان اور جسٹس قاضی فائز عیسیٰ پر مشتمل تین رکنی بینچ نے کیس کی سماعت کی۔

ملزم کی وکیل عائشہ تسنیم نے عدالت کو بتایا کہ ان کے موکل پر الزام تھا کہ اس نے قرآن مجید کی مبینہ طور پر بے حرمتی کی اس کے اوراق کا آگ لگائی، ملزم منشیات کا عادی تھا، جبکہ موقع سے قرآن مجید کے جلے ہوئے اوراق کاربن کے زرات کی صورت میں نہیں ملے۔

انہوں نے کہا کہ واقعہ گھر میں پیش آیا لیکن پولیس نے مقدمے میں پاکستان بینل کوڈ (پی پی سی) کی دفعات 342 اور 395 'بی' کے علاوہ انسداد دہشت گردی قانون کی دفعہ 7 بھی لگادی، جبکہ واقعہ 2006 کا ہے۔

عدالت نے تمام ریکارڈ کا جائزہ لینے کے بعد قرار دیا کہ استغاثہ کی کہانی جھوٹی ہے، مدعی خود قرآن کے جلے اوراق لایا پولیس نے شواہد اکٹھے نہیں کیے، ماچس بھی مدعی نے دی اور استغاثہ نے اسے چپک نہیں کیا کہ وہ نئی تھی یا استعمال شدہ۔

عدالت نے ریمارکس دیئے کہ ماتحت عدالتوں نے کیس کا درست انداز میں ٹرائل نہیں کیا، پی پی سی کی دفعہ 395 'بی' تو ٹھیک ہے، دہشت گردی کی دفعہ کیوں لگائی گئی یہ سمجھ سے بالاتر ہے۔ عدالت نے ناکافی شواہد کی بنا پر ملزم کو بری کرنے کا حکم جاری کر دیا۔¹

سیالکوٹ میں توہین قرآن کا واقعہ جرم کی نوعیت اور سزا

ایک سری لنکن نیچر کی سیالکوٹ میں فیکٹری ورکرز کے ہاتھوں تشدد سے موت کا واقعہ پیش آیا تھا جس نے بین الاقوامی توجہ حاصل کر لی تھی۔

ایک رپورٹ میں یہ بات سامنے آئی تھی کہ سخت ڈسپلن رکھنے والے پرانتھا کمارا کو مذہبی جلسے میں شرکت کی دعوت والا پوسٹر ہٹانے پر توہین مذہب کا الزام لگا کر بہیمانہ تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور پھر ان کی لاش کو آگ لگا دی گئی تھی۔²

مندرجہ بالا واقعہ کے متعلق شرعی حکم

جرم ثابت ہونے سے قبل کسی صورت سزا کا جواز نہیں ہوتا۔

مناہاں بستی کا واقعہ

لاہور کی نشتر کالونی کے قریب واقع مناہاں نام کی مسیحیوں کی ایک بستی کے گرجا گھر کے پادری کو قرآن کے اوراق کی توہین کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔

1 <https://www.dawnnews.tv/news/1059245>

2 <https://www.dawnnews.tv/news/1177310/>

بابو شہباز نامی اس پادری کی گرجا گھر میں اپنی ایک دکان بھی ہے اور ساتھ ہی وہ اس بستی میں عبادات کا بھی اہتمام کرتا ہے۔ اس گرجا گھر کے قریب قرآن کے کچھ اوراق مقامی مسلمانوں کو ملے جن پر مبینہ طور پر بابو شہباز کا نام لکھا ہوا تھا۔ اسے بنیاد بنا کر بابو کے خلاف توہین مذہب کا مقدمہ مقامی تھانے میں درج کر لیا گیا ہے اور بابو شہباز زیر حراست ہے۔

ندیم انتھونی ایک مسیحی وکیل ہونے کے ساتھ ساتھ پاکستان ہو مین رائٹس کمیشن کے ایک عہدیدار بھی ہیں۔ انہوں نے وائس آف امریکہ کے ساتھ انٹرویو میں بتایا کہ وہ اس واقعے کی اطلاع ملنے کے بعد اس علاقے میں گئے تو پتہ چلا کہ توہین مذہب کی جو رپورٹ درج ہوئی ہے اس میں تحریر ہے کہ گرجا گھر کے قریب سے قرآن کے اوراق ملے ہیں جن پر نیلی سیاہی سے پادری بابو شہباز کا نام لکھا ہوا تھا۔

ندیم انتھونی کا کہنا تھا کہ بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ اگر کسی شخص کی نیت قرآنی اوراق کی بے حرمتی کرنے کی ہو اور اسے پتہ بھی ہو کہ اس جرم کی سزا پاکستان میں موت ہو سکتی ہے اور وہ خود بے حرمتی والے اوراق پر اپنا نام لکھ دے۔

پاکستان میں توہین مذہب کا قانون سخت سزائوں والا قانون ہے یہی وجہ ہے کہ حکومت کی پولیس کو ہدایات ہیں کہ توہین مذہب کا مقدمہ درج کرنے سے پہلے اچھی طرح معاملے کی تفتیش کرے۔

بابو شہباز پر پرچہ درج کرنے سے پہلے کوئی مناسب تفتیش کیوں نہ ہوئی؟ اس سوال کے جواب میں ندیم انتھونی نے بتایا کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بڑی تعداد میں لوگ تھانے کے باہر جمع ہو جاتے ہیں اور ان کے مذہبی جذبات بھی بھڑک رہے ہوتے ہیں لہذا تھانے کا عملہ دباؤ میں آ جاتا ہے اور پرچہ درج کر لیتا ہے۔

ماضی میں ایسا ہوا ہے کہ پرچہ درج ہونے کے بعد بھی اگر تفتیش میں کچھ ثابت نہ ہو تو حکام کوئی راستہ نکال لیتے ہیں۔ بابو شہباز کے کیس پر بات کرتے ہوئے ندیم انتھونی نے کہا کہ اس بستی میں آباد اکثر مسلمان بابو شہباز کو مجرم نہیں سمجھتے لہذا غالب امکان ہے کہ اس معاملے میں بھی کوئی رستہ نکل آئے گا۔

انہوں نے کہا کہ اس معاملے میں بابو شہباز کے ساتھ دشمنی نکالنے کا پہلو بھی سامنے آیا ہے اور اس ضمن میں مقامی آبادی کے ساتھ اجلاس بھی ہوا ہے۔¹

کوٹ رادھا کشن میں توہین قرآن کا واقعہ جرم کی نوعیت اور سزا

مشتعل ہجوم نے قرآن پاک کی مبینہ بے حرمتی پر ایک عیسائی جوڑے کو قتل کر دیا اور ان کی لاشوں کو جلادیا۔ یہ واقعہ لاہور سے 60 کلومیٹر دور کوٹ رادھا کشن میں اینٹ وں کے بھٹے پر پیش آیا۔

مقامی پولیس اسٹیشن کے افسر بن یامین نے خبر رساں ادارے اے ایف پی کو بتایا کہ ہجوم نے اینٹ وں کے بھٹے پر کام کرنے والے ایک مسیحی جوڑے پر قرآن پاک کی توہین کا الزام لگاتے ہوئے حملہ کیا اور بعد میں ان کی لاشوں کو جلادیا۔

نجامن کے مطابق گزشتہ روز علاقے میں قرآن پاک کی توہین کا واقعہ پیش آیا تھا اور آج بھیڑنے میاں بیوی کو تشدد کا نشانہ بنا کر ہلاک کر دیا۔ جاں بحق ہونے والوں کی شناخت شمع اور شہزاد کے نام سے ہوئی ہے۔

پاکستان میں اینٹ وں کے بھٹے پر کام کرنے والے مزدور عام طور پر سخت محنت کرتے ہیں۔ بانڈولیبر لبریشن فرنٹ پاکستان کی ایک تحقیق کے مطابق ملک میں ایک اندازے کے مطابق 45 لاکھ مزدور کام کرتے ہیں۔ ایک سرکاری عہدیدار نے خبر رساں ادارے اے ایف پی کو بتایا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے واقعے کی تحقیقات کے لیے تین رکنی کمیٹی تشکیل دے دی ہے اور پولیس کو صوبے میں مسیحی بستیوں کی سیوریٹی بڑھانے کا حکم دیا ہے۔¹ انسداد دہشت گردی عدالت نے کوٹ رادھا کشن کیس کی سماعت کی۔ دوران سماعت عدالت نے 5 ملزمان کو سزائے موت اور 2 لاکھ روپے جرمانے کی سزاسنائی۔ سزائے موت پانے والوں میں مہدی خان، ریاض کمبوہ، عرفان شکور، محمد حنیف اور امام مسجد حافظ اشتیاق شامل ہیں۔

عدالت نے 8 ملزمان محمد حسین، نور الحسن، محمد ارسلان، محمد حارث، محمد منیر، محمد رمضان، عرفان اور حافظ شاہد کو بھی 2، 2 سال قید کی سزاسنائی۔ 2014 میں پولیس نے کوٹ رادھا کشن کیس میں چالان جمع کرایا تھا جس میں 103 ملزمان کو نامزد کیا گیا تھا۔ نومبر 2014 میں لاہور سے 60 کلومیٹر دور کوٹ رادھا کشن میں ایک اینٹ بھٹے پر مشغول ہجوم نے قرآن پاک کی بے حرمتی کے الزام میں ایک عیسائی جوڑے کو قتل کر دیا تھا اور ان کی لاشوں کو جلادیا تھا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ مشغول ہجوم نے اینٹ وں کے بھٹے پر کام کرنے والے 25 سالہ شمع اور اس کے شوہر شہزاد مسیح غلام مزدور کے طور پر کام کرتے تھے۔

پولیس اور عینی شاہدین کے مطابق، مساجد سے ملنے والے اعلانات میں گاؤں والوں کو یوسف اینٹ بھٹے پر جمع ہونے کے لیے کہا گیا، جہاں شمع اور ان کے شوہر شہزاد مسیح غلام مزدور کے طور پر کام کرتے تھے۔ 3 گاؤں سے ایک ہزار سے زائد مشغول افراد کا ہجوم اس کمرے میں پہنچا جہاں عیسائی جوڑے نے پناہ لی ہوئی تھی، کمرے کی چھت توڑ کر انہیں باہر نکالا۔ ہجوم نے جوڑے کو اینٹ وں کے بھٹے میں پھینکنے سے پہلے تشدد کا نشانہ بھی بنایا تھا۔ اس کے بعد بھیڑ انہیں بھٹے پر گھسیٹ کر لے گئی، جہاں بھٹے کے مالک محمد یوسف گجر اور اس کے منشی شکیل اور افضل سمیت 18 ملزم موجود تھے، جنہوں نے مبینہ طور پر جلتی ہوئی بھٹیوں میں سے ایک کا ڈھکن ہٹا دیا اور جوڑے کو اس کے اندر پھینک دیا۔

تھانہ کوٹ رادھا کشن پولیس نے پاکستان پیپلز کوڈ (پی پی سی) کی دفعہ 302، 436، 201، 148، 149، 353 اور انسداد دہشت گردی ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت مقدمہ درج کیا۔ بعد ازاں سپریم کورٹ آف پاکستان نے بھی سانحہ کوٹ رادھا کشن کا از خود نوٹس لیتے ہوئے وفاقی حکومت کو جامع رپورٹ پیش کرنے کا حکم دیا تھا۔ پاکستان کی ایک عدالت نے چار سال قبل ایک مسیحی جوڑے کو زندہ جلانے کے الزام میں 20 ملزمان کو بری کر دیا ہے۔

نومبر 2014 میں ضلع قصور کے علاقے کوٹ رادھا کشن میں شہزاد مسیح اور ان کی اہلیہ شمع کو مبینہ طور پر قرآن پاک کی بے حرمتی کرنے پر تشدد کا نشانہ بنایا گیا تھا اور انہیں ایک اینٹ کے بھٹے میں جلادیا گیا تھا۔

لاہور (ڈیلی پاکستان آن لائن) انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت نے تھانہ کوٹ رادھا کشن میں مقدمہ درج 20 ملزمان کو بری کر دیا۔ اس معاملے میں عدالت نے 5 ملزمان کو سزائے موت، 10 ملزمان کو مختلف سزائیں سنائی ہیں جبکہ 2016 میں 93 دیگر ملزمان کو بری کر دیا گیا تھا۔

عیسائی جوڑا اینٹوں کے بھٹے پر کام کرتا تھا اور جب ان پر قرآن پاک کی بے حرمتی کا الزام لگایا گیا تو انہوں نے آس پاس کے تین گاؤں کی مساجد میں اعلانات کر کے لوگوں سے بھٹے تک پہنچنے کو کہا۔

تقریباً 1000 مشتعل لوگوں کا ہجوم وہاں پہنچا اور اس جوڑے کو بے رحمی سے تشدد کا نشانہ بنایا اور انہیں بھڑکتی آگ میں پھینک دیا۔ یہ خبر سامنے آتے ہی مقامی بین الاقوامی سطح پر ہجوم کے قانون پر قبضہ کرنے کی نہ صرف شدید مذمت کی گئی بلکہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے بھی اس واقعے کا از خود نوٹس لیا۔

پاکستان میں اکثر ایسے واقعات پیش آتے رہتے ہیں جن میں توہین مذہب کے ملزم مشتعل افراد قانون کے شکنجے میں آنے سے پہلے ہی انہیں پھانسی دے دیتے ہیں۔¹

لاہور میں یہ انسداد دہشت گردی کی ایک عدالت نے اس کا یہ فیصلہ بدھ کو سنایا۔ لاہور کی انسداد دہشت گردی کی عدالت نے بدھ کو یہ فیصلہ سنایا۔ لاہور کی انسداد دہشت گردی کی عدالت نے ملزمان مہدی خان، ریاض، کمبو، عرفان شکور، محمد حنیف اور حافظ اشتیاق پر 2،2 لاکھ روپے جرمانے کی سزا بھی سنائی۔

استغاثہ کے مطابق نومبر 2014 میں صوبہ پنجاب کے ضلع قصور کے قصبہ کوٹ رادھا کشن میں مشتعل ہجوم نے شمع اور شہزاد کو تشدد کا نشانہ بنایا تھا اور مبینہ طور پر قرآن پاک کی بے حرمتی کرنے پر بھٹے پر آگ میں پھینک دیا تھا۔ پاکستان میں توہین مذہب کے واقعات خاص طور پر غیر مسلموں کو نشانہ بنانے کے واقعات اکثر پیش آتے رہتے ہیں جن میں مسیحی برادری کے افراد کو بھی اس کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

انسانی حقوق کی تنظیموں نے ان واقعات پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور حکومت سے ایسے واقعات کی روک تھام کے لیے موثر اقدامات کرنے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔²

پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ضلع قصور میں پولیس نے قرآن پاک کی بے حرمتی کے الزام میں ایک شخص کو گرفتار کیا ہے۔ کنگن پور کے علاقے میں پولیس نے جمعے کے روز وائس آف امریکہ کو بتایا کہ انہیں ارشد نامی شخص کے بارے میں ایک درخواست موصول ہوئی تھی جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ وہ موقی مسجد میں قرآن پاک کی بے حرمتی کا مرتکب ہوا ہے۔ درخواست پر کارروائی کرتے ہوئے پولیس نے ارشد کو گرفتار کر کے مقدمہ درج کر کے جیل منتقل کر دیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ بظاہر ملزم کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں لگتا۔³

1 <https://www.urduvoa.com/a/pakistan-court-acquits-20-in-case-of-christian-burned-alive/4315126.html>

2 <https://www.urduvoa.com/a/court-in-lahore-sentences-five-to-death-for-burning-alive-a-christian-couple/3608365.html>

3 <https://www.urduvoa.com/a/a-man-arrested-for-alleged-blasphemy-in-pakistan/3522190.html>

جڑانوالہ میں توہین قرآن کا واقعہ جرم کی نوعیت اور سزا

صوبہ پنجاب کے دوسرے بڑے شہر فیصل آباد کی تحصیل جڑانوالہ میں مبینہ طور پر توہین مذہب کے الزام میں متعدد گرجا گھروں میں توڑ پھوڑ کی گئی اور انہیں آگ لگا دی گئی۔

تحصیل جڑانوالہ کے پادری عمران بھٹی نے Dawnnews.tv کو بتایا کہ عیسائی مگر میں سالویشن آرمی چرچ، یونائیٹڈ پریس میٹیرین چرچ اور شہرون والا چرچ میں توڑ پھوڑ کی گئی۔ انہوں نے مزید کہا کہ جس مسیحی پر توہین مذہب کا الزام لگایا گیا ہے اس کا گھر بھی تباہ کر دیا گیا ہے۔ سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی تصاویر میں دیکھا جاسکتا ہے کہ گرجا گھروں کی عمارتوں سے دھواں اٹھ رہا ہے اور لوگ فرنیچر کو آگ لگا رہے ہیں جبکہ ایک مسیحی قبرستان اور ایک مقامی سرکاری دفتر میں توڑ پھوڑ کی گئی ہے۔ درجنوں افراد نے قریبی شاہراہ کو بھی بند کر دیا۔ پولیس نے ملزمان کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295 (بی) اور 295 (سی) کے تحت ایف آئی آر درج کر لی ہے۔

Dawn.com سے گفتگو کرتے ہوئے چیف سیکرٹری پنجاب کے ترمیمان امتیاز الحسن نے کہا کہ علاقے میں ریجنل کو طلب کر لیا گیا ہے۔ پنجاب پولیس کے سربراہ عثمان انور نے Dawnnews.tv کو بتایا کہ پولیس مظاہرین سے بات چیت کر رہی ہے اور علاقے کو گھیرے میں لے لیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ (اس علاقے میں) پتلی گلیوں میں 2 سے 3 مرلے کے چھوٹے گرجا گھر واقع ہیں اور ایک مرکزی گرجا گھر بھی ہے، گرجا گھروں کے کچھ حصوں میں توڑ پھوڑ کی گئی ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ امن کمیٹیوں کے ساتھ رابطے قائم کر کے صورتحال پر قابو پانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں اور صوبے بھر میں پولیس کو متحرک کر دیا گیا ہے۔ عثمان انور نے مزید کہا کہ مسیحی برادری سے تعلق رکھنے والے علاقے کے اسسٹنٹ کمشنر کو بھی محفوظ مقام پر منتقل کر دیا گیا ہے کیونکہ لوگ ان کے خلاف ہو گئے ہیں۔ تاہم مسیحی رہنماؤں نے الزام عائد کیا کہ پولیس خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔

سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس (ٹوئٹر) پر جاری بیان میں چرچ آف پاکستان کے صدر بشپ آزاد مارشل نے کہا کہ قرآن پاک کی بے حرمتی کے جھوٹے الزامات لگا کر بائبل کی بے حرمتی کی گئی اور مسیحیوں کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

انہوں نے کہا، "ہم انصاف کے لئے ایک دہائی دے رہے ہیں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ کارروائی کریں اور انصاف فراہم کرنے والوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ تمام شہریوں کے تحفظ کے لئے فوری طور پر مداخلت کریں اور اس بات کی ضمانت دیں کہ ہماری زندگیاں ہماری سرزمین میں قیمتی ہیں جس نے ابھی آزادی کا جشن منایا ہے۔

بشپ آزاد مارشل نے مزید کہا کہ تمام پادریوں، پادریوں اور عوام کو اس واقعے پر گہرے رنج و غم کا سامنا ہے۔ مگر ان وزیراعظم اور دیگر مذمت نگران وزیراعظم انوار الحق کا کڑکا کہنا تھا کہ جڑانوالہ سے آنے والے مناظر دیکھ کر حیران ہوں، قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں اور اقلیتوں کو نشانہ بنانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

انہوں نے کہا کہ قانون نافذ کرنے والے تمام اداروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ مجرموں کو پکڑ کر انصاف کے کٹہرے میں لائیں اور حکومت پاکستان اپنے شہریوں کے ساتھ برابری کی بنیاد پر کھڑی ہے۔

پاکستان مسلم لیگ (ن) کے صدر اور سابق وزیراعظم شہباز شریف نے واقعے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسیحی برادری نے اپنا خون دیا اور پاکستان کے قیام کے لیے ووٹ دیا اور ان کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔

شہباز شریف نے مطالبہ کیا کہ قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے کیونکہ نہ تو اسلام اور نہ ہی آئین اس طرح کے اقدامات کی اجازت دیتا ہے۔ انہوں نے علمائے کرام اور مذہبی رہنماؤں پر زور دیا کہ وہ ایسے واقعات کی مذمت کریں جو قرآن و سنت کی تعلیمات کے منافی ہیں۔ دوسری جانب ایک ٹویٹ میں شہباز شریف نے کہا کہ جڑانوالہ میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ افسوسناک اور پریشان کن ہے، کسی مذہب میں تشدد کی کوئی جگہ نہیں اور تمام مذہبی مقامات، کتابیں اور شخصیات مقدس ہیں اور احترام کی مستحق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ مجرموں کے خلاف کارروائی کرے اور تمام مکاتب فکر کے علماء، علماء اور مذہبی اسکالرز سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ آگے آئیں اور قابل مذمت اقدامات کی مذمت کریں۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے پاگل پن کی اجازت نہیں دی جاسکتی اور پاکستان تمام مذہبی اقلیتوں کا ہے۔

دریں اثناء ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان نے کہا ہے کہ جڑانوالہ میں مسیحی خاندانوں، ان کے گھروں اور عبادت گاہوں پر ہجوم کے حملے کی مذمت کی جانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ برسوں میں اس طرح کے حملوں کی تعداد اور شدت میں اضافہ ہوا ہے، انہوں نے مزید کہا کہ ریاست نہ صرف اپنی مذہبی اقلیتوں کے تحفظ میں ناکام رہی ہے۔ کمیشن نے مطالبہ کیا کہ تشدد کے مجرموں اور اکسانے والوں کی نشاندہی کی جائے اور انہیں قانون کے مطابق سزا دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو مذہبی اقلیتوں کی عبادت گاہوں کی حفاظت کے لئے خصوصی پولیس فورسز کی تعداد بڑھانے میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی ترجمان مریم اورنگزیب نے جڑانوالہ میں گر جاگھروں کی بے حرمتی اور مسیحی گھروں کو نذر آتش کرنے کی شدید مذمت کرتے ہوئے واقعے میں ملوث افراد کے خلاف سخت قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔

سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پریس نے پیغام میں انہوں نے کہا کہ یہ واقعہ پوری قوم کے لیے افسوس، مذمت اور افسوس کا باعث ہے اور پنجاب حکومت اس واقعے کا فوری نوٹس لے اور قانون ہاتھ میں لینے والوں کو سامنے لائے۔ انہوں نے کہا کہ مقامی آبادی کا تحفظ کیا جائے اور جملے ہوئے گر جاگھروں اور گھروں کو بحال کیا جائے۔ مریم اورنگزیب نے کہا کہ مسیحی برادری نے پاکستان کے قیام اور دفاع میں اہم کردار ادا کیا اور قومی پرچم میں سفید رنگ اقلیتوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی (پی پی پی) کے چیئر مین بلاول بھٹو زرداری نے کہا ہے کہ فیصل آباد کے علاقے جڑانوالہ میں گر جاگھروں پر حملے کی خبر سن کر دکھ ہوا۔ انہوں نے کہا کہ عبادت گاہوں کے تقدس کو پامال کرنا قطعی طور پر ناقابل قبول ہے اور انتظامیہ مسیحی برادری اور ان کے گر جاگھروں کے تحفظ کو یقینی بنائے۔

سابق وزیر داخلہ اور مسلم لیگ (ن) کے مرکزی رہنما رانا ثناء اللہ نے کہا ہے کہ آج جڑانوالہ میں چرچ پر بزدلانہ حملے کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قانون کو جلد از جلد انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے، انتہا پسندی اور نفرت اسلام کے بنیادی اصولوں کی نفی ہے۔ پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کی سابق رہنما شیریں مزاری نے واقعے کو شرمناک اور قابل مذمت قرار دیتے ہوئے کہا کہ قانون نافذ کرنے والے ادارے ہماری مسیحی برادری اور ان کے گر جاگھروں کو کہاں تحفظ فراہم کر رہے ہیں؟ سابق وزیر موصیاتی تبدیلی اور پیپلز پارٹی کی رہنما شیریں رحمان نے کہا کہ یہ انتہائی افسوسناک، ہولناک اور قابل مذمت ہے اور ہم فیصل آباد میں چرچ، عبادت گاہ پر پر تشدد انتہا پسندی کے اس عمل کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے غیر مسلم شہری یکساں انصاف، تحفظ اور حقوق کے حقدار ہیں جس کے ہم سب حقدار ہیں، ہمارے مذہب، ہمارے آئین میں اس طرح کی پر تشدد استشفا اور کسی بھی کمیونٹی کے تقدس کی بے حرمتی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

سابق سینئر افراسیاب خٹک نے واقعے کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ مجرموں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی ریاست اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب کے ماننے والوں کی عبادت گاہوں کو تحفظ فراہم کرنے میں ناکام رہی ہے، مذہب کے نام پر جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کو استثنیٰ دینا انتہا پسندی اور دہشت گردی کی حوصلہ افزائی ہے۔

بلوچستان کے سینئر سرفراز بگٹی نے پنجاب حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ گرجا گھروں اور عیسائیوں کی امیدوں کا تحفظ کرے۔ ایکس پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم بحیثیت پاکستانی جڑانوالہ میں دکھائے جانے والے پاگل پن کی اجازت نہیں دے سکتے، اقلیتوں کے حوالے سے ہماری کچھ ذمہ داریاں ہیں اور ہم اس بحران کو مزید خراب نہیں ہونے دے سکتے۔ پاکستان علماء کونسل کے چیئرمین حافظ طاہر اشرفی نے کہا کہ مذہبی رہنماؤں نے صورتحال پر قابو پانے کے لیے جڑانوالہ کا دورہ کیا۔ پاکستان علماء کونسل اور بین المذاہب ہم آہنگی کونسل کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ مذہبی رہنما صورتحال پر قابو پانے اور افہام و تفہیم کی فضا کو فروغ دینے کے لیے عوام سے مسلسل رابطے میں ہیں۔ پاکستان علماء کونسل اور بین المذاہب ہم آہنگی کونسل کی قیادت نے تمام برادریوں کی عبادت گاہوں اور رہائش گاہوں کے تحفظ کی مشترکہ ذمہ داری پر زور دیا۔ انہوں نے یقین دلایا کہ مذہبی مقامات کا تحفظ نہ صرف مسلمانوں بلکہ ریاست کی بھی ذمہ داری ہے۔

فاروق آباد میں توہین قرآن کا واقعہ جرم کی نوعیت اور سزا

صدر فاروق آباد کے علاقے میں تقریباً 500 افراد نے اویس مسیح اور ان کی اہلیہ پر اس وقت حملہ کیا جب ان کے پڑوسی نے انہیں بتایا کہ وہ پلاسٹک کی چادر پر سو رہے ہیں جس پر قرآنی آیات لکھی ہوئی ہیں۔ جب بھیڑ نے انہیں پیٹنا شروع کیا تو پولیس نے انہیں بچالیا۔ بعد ازاں جوڑے کو سیکورٹی کے طور پر حراست میں لے کر نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا گیا۔ سہیل ظفر کا مزید کہنا تھا کہ ہجوم نے اپنا ذہن بنالیا تھا اور اسی وقت اسے قتل کرنا چاہتا تھا اور یہ سب ان لوگوں کی غربت اور ناخواندگی کی وجہ سے ہوا جنہیں اس بات کا احساس نہیں تھا کہ انہوں نے جو چادر خریدی ہے اس پر قرآنی آیات لکھی ہوئی ہیں۔ مسیحی برادری کے ارکان، جو پاکستان کی 200 ملین مسلم اکثریتی آبادی کا تقریباً چار فیصد ہیں، کو حالیہ برسوں میں پر تشدد ہجوم اور عسکریت پسندوں دونوں کی طرف سے تیزی سے نشانہ بنایا گیا ہے۔ یہ معاملہ بین الاقوامی میڈیا میں اس وقت بھی سرخیوں میں آیا جب خاتون کا دفاع کرنے والے دو مقامی سیاست دانوں کو بھی اسی جرم میں مبینہ طور پر قتل کر دیا گیا۔ شہزاد مسیح اور ان کی حاملہ بیوی شمع بی بی کو 1500 سے زائد افراد کے ہجوم نے تشدد کے بعد زندہ جلا کر اینٹوں کے بھٹے میں پھینک دیا تھا۔ انہوں نے یہ ظلم صرف ان افواہوں کو سننے کے بعد کیا کہ جوڑے نے قرآن کے صفحات کو کوڑے دان میں پھینک دیا ہے۔¹

بہاول نگر، صادق گنج میں توہین قرآن کا واقعہ جرم کی نوعیت اور سزا

ستمبر 2008 میں پولیس نے بہاولنگر کے علاقے صادق گنج سے ایک 58 سالہ شخص کو مبینہ طور پر قرآن کی توہین کے الزام میں گرفتار کیا اور اس کے خلاف توہین مذہب کے قانون کے تحت مقدمہ درج کیا۔ بتایا جاتا ہے کہ اس کیس کا عینی شاہد اختر محمود نامی شخص تھا جو بولنے اور سننے سے قاصر تھا اور اس نے مقامی مسجد کے ایک امام کو آگاہ کیا جس نے بعد میں پولیس سے ملزم کے خلاف مقدمہ درج

کرنے کی درخواست کی۔ 2014 میں لاہور ہائی کورٹ نے بہاولنگر کی ماتحت عدالت کی جانب سے عمر قید کی سزا کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں دائر درخواست مسترد کر دی تھی۔ جمعہ کو سپریم کورٹ کے دور کنی بیچنے نے فیصلہ سنایا کہ لاہور ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف رواں سال سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی گئی تھی۔

جسٹس دوست محمد اور جسٹس قاضی فائز عیسیٰ پر مشتمل دور کنی بیچنے نے توہین مذہب کے الزامات سے بری کرتے ہوئے کہا کہ جس پر توہین مذہب کا جھوٹا الزام لگایا گیا وہ درحقیقت توہین مذہب کا مرتکب ہے۔

اس فیصلے سے انسانی حقوق کے کارکنوں اور دیگر حلقوں کی جانب سے قانون کے مبینہ غلط استعمال کو روکنے کے مطالبے کو تقویت ملی ہے۔ پاکستان میں توہین مذہب ایک حساس مسئلہ ہے اور اس کے غلط استعمال کے متعدد واقعات سامنے آنے کے بعد انسانی حقوق کی تنظیمیں اور کارکن اس قانون پر نظر ثانی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے انسانی حقوق کی سربراہ سینیٹر نسرین جلیل نے ہفتے کے روز وائس آف امریکہ کو بتایا کہ توہین مذہب کے قوانین کے لیے مناسب ضابطہ اخلاق ہونا ضروری ہے۔

انہوں نے کہا کہ ضابطہ اخلاق کو درست کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ توہین مذہب کے جھوٹے الزامات پر بہت سے لوگوں کو پھنسا یا جا رہا ہے اور سزا دی جا رہی ہے۔ لوگوں میں قانون کا انتظار کرنے کا صبر نہیں ہے۔ لوگ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر لوگوں کو قتل کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس طرح کے واقعات کی روک تھام کے لئے مناسب اقدامات کرنے کی فوری ضرورت ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں ضابطہ اخلاق کو سخت کرنے کی ضرورت ہے جس میں اگر کوئی کسی کے خلاف غلط الزام لگاتا ہے تو وہ اس طرح کے الزامات لگانے کے بعد سزا سے نہیں بچ سکتا اور اسے واقعی سزا ملنی چاہیے۔ اس پر کام کرنے کی ضرورت ہے اور ہم یہ کریں گے۔" رواں سال اگست میں اسلام آباد ہائی کورٹ نے پارلیمنٹ کو تجویز دی تھی کہ ملک میں توہین مذہب کے قانون کے غلط استعمال کو روکنے کے لیے ایک قانون بنایا جائے جس میں توہین مذہب کے جھوٹے الزام لگانے والوں کو بھی سخت سزا دی جاسکے۔

خلاصہ بحث

توہین قرآن کے واقعات، خاص طور پر سوشل میڈیا پر، ایک حساس اور نازک مسئلہ ہیں۔ راولپنڈی اور پھول نگر میں حالیہ واقعات نے یہ ظاہر کیا ہے کہ قانون کے نفاذ اور تحقیقات میں بہتری آئی ہے، مگر مذہبی اور سماجی امن برقرار رکھنے کے لیے مزید اقدامات کی ضرورت ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ توہین مذہب کے قوانین کے غلط استعمال کو روکے اور انصاف کی فراہمی کو یقینی بنائے، تاکہ معاشرے میں امن اور بھائی چارے کا ماحول قائم رہے۔